اُلُوہِیّتِ مسیح

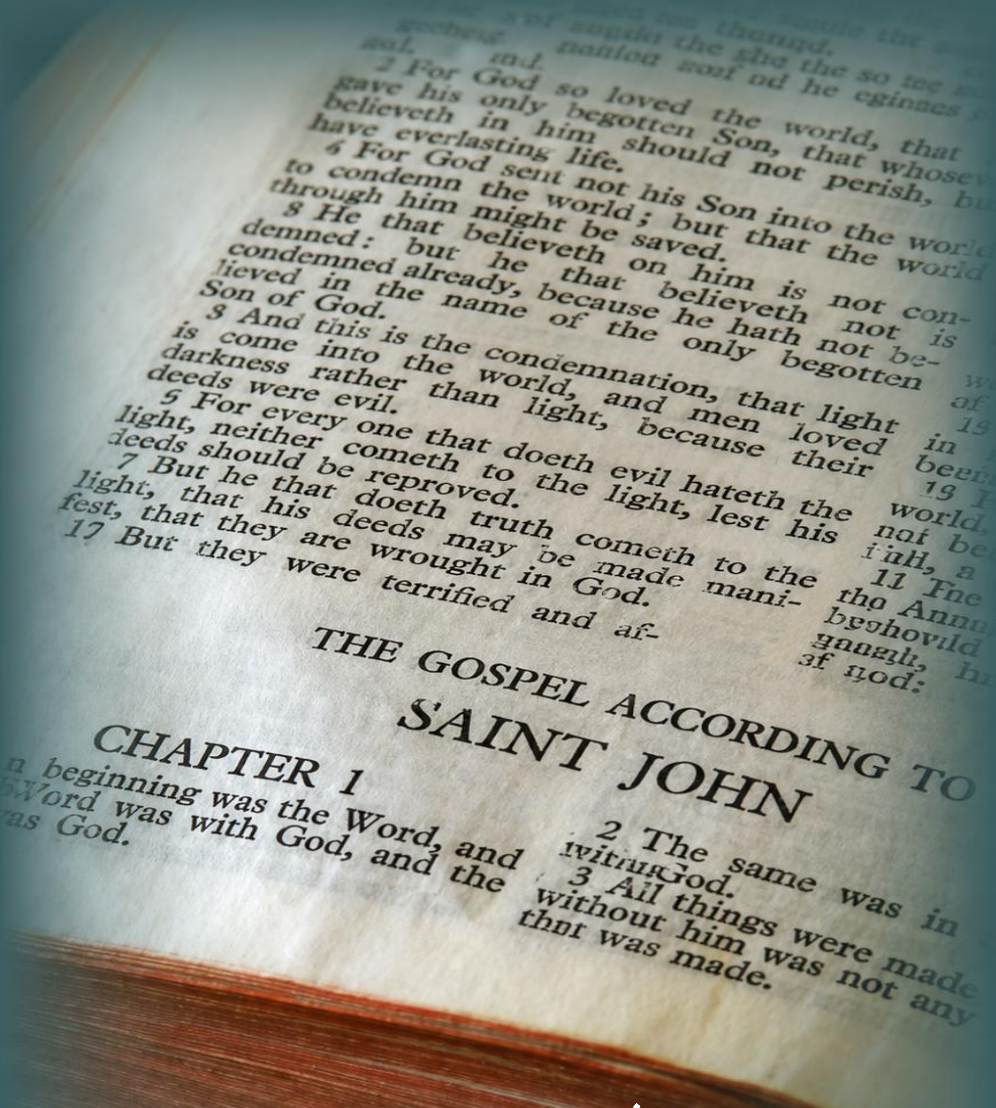

لی رائے شیلٹن جونیئر (۱۹۲۳ء-۲۰۰۳ء)

اُلوہیّتِ مسیح

از

مصنف: لی رائے شیلٹن

ترجمہ کار

میتھیو سنکلئیر

فہرستِ مضامین

۱. یسوع، خُدا جو جسم میں ظاہر ہوا..۵

۲. یسوع، باپ کے ساتھ ایک...۱۱

۳. یسوع ناصری کی افضلیت...۱۸

۴. یسوع، ابنِ خُدا، حقیقی خُدا سے حقیقی خُدا..۲۳

۵. عظیم ''مَیں ہوں''..۲۹

۶. سچائی پر چلنا...۳۶

جُملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

Originally published in English under the title:
Deity of Christ

© 1995 by Lee Roy Shelton

Published by Chapel Library
2603 West Wright Street Pensacola, Florida 32505 USA
Ligonier.org

Translated by permission. All rights reserved.

نام کتاب	اُلوہیّتِ مسیح
مصنف	لی رائے شیلٹن جونئیر
ترجمہ کار	میتھیو سینکلئیر
اِشاعت	جون ۲۰۲۶ء
ناشرین	اُردُو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی

اِس کتاب کا ترجمہ اور اِشاعت چیپل لائبریری (Chapel Library) اَمریکہ کی اِجازت سے کی گئی ہے۔ ناشرین سے پیشگی تحریری اِجازت کے بغیر، یہ کتاب یا اِس کا کوئی بھی حصہ (ماسوائے مروّجہ اِقتباس) نقل کرنے، نشر کرنے، فوٹو کاپی کرنے برقی کتاب یا رِیکارڈنگ کی صُورت میں محفوظ یا ترسیل کرنے کی ہر گز اِجازت نہیں۔ آپ اِس کتاب کو ہماری ویب سائٹ اُردُو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org سے مفت حاصل کر سکتے ہیں، مگر یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں۔

اُلُوہیّتِ مسیح

ا۔ یسوع، خُدا جو جسم میں ظاہر ہوا۔

یہ بات کچھ عرصے سے میرے دل میں ہے کہ مَیں مسیح کی ازلی ابنیت، اُس کی الوہیت، اور پاک تثلیث میں بحیثیت خُدا بیٹے کے اُس کے مقام پر ایک سلسلہ وار پیغامات پیش کروں۔

یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کی اُلُوہیت کا مضمون اور اُس کی ازلی ابنیت کا مضمون آسمانوں سے بُلند، سمندر کی گہرائیوں سے گہرا اور ایسا مضمون ہے کہ جسے ہم یعنی خُدا کے لوگ آنے والے تمام زمانوں میں سیکھتے رہیں گے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی منادی ہزاروں سال سے ہوتی رہی ہے، خُدا کے لوگ زمانوں سے اس سے لطف اندوز ہوتے آئے اور وہ مضمون ہے جس پر فرشتے ابتدا ہی سے حیرت سے تکتے رہے ہیں۔ تاہم یہ ایک ایسا مضمون بھی ہے جسے شیطان اور اُس کے پیروکار بنائے عالم سے ہی اس سے نفرت، حقارت، تحقیر، تردید اور تضحیک کرتے آئے ہیں۔

شروع ہی سے مَیں یہ بات پُر زور طریقے سے کہنا چاہتا ہوں کہ یسوع ناصری، خُدا کا مسیح وہ سب ہے جو پاک نوشتے اُسے پیش کرتے ہیں یعنی پاک ثلیث کا دوسرا اقنوم، خُدائے مجسم، تمام آدمیوں کو جس کی پرستش اور اطاعت کرنی چاہیے۔ لہٰذا کسی بھی مُفلس گنہگار کی جو کچھ بھی اُمید فردوس (آسمان کی بادشاہی) اور گناہ کی سزا، قدرت اور موجودگی سے کامل نجات کے لیے ہو سکتی ہے، وہ لازماً اور کامل طور پر یسوع ناصری کی الوہیت پر موقوف ہے، جو خُدا کا مسیح ہے۔ جس کی بابت پاک نوشتے واشگاف طور پر بیان کرتے ہیں کہ وہ اور فقط وہی راہ اور حق اور زِندگی ہے۔ کوئی اُس کے وسِیلہ کے بغَیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ (یوحنا۱۴: ۶)۔ پاک نوشتے بتاتے ہیں کہ اُس [مسیح] کی کامل انسانیت کے بغیر ہمارے پاس مطلق قدوس خُدا کے حضور پیش کرنے کے لئے کوئی کامل قربانی نہیں جس کے خلاف ہم نے گناہ کیا ہے۔ مزید برآں، پاک نوشتے بیان کرتے ہیں کہ اُس کی الوہیت کے بغیر

ہمارے پاس ایسا کامل خون نہیں جو ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے بولے گا۔ اُس کی الوہیت کے بغیر ہم اُس شخص سے محروم ہوں گے جو ہمارے گناہوں کے خلاف گناہ کی سزا دینے والے خُدا کے غضبِ شدید کو برداشت کر سکے کیونکہ پاک نوشتے واضح طور پر بتاتے ہیں کہ وہ جو خُدا کا مسیح ہے ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے صلیب پر چڑھ گیا اور اُس کے بلکہ فقط اُس کے وسیلے ہی مُفلس گنہگاروں کی خُدا سے صلح ہوئی۔

ایک اَور بیان جو سچ اور ناقابلِ تردید ہے (ماسِوائے اُن کے جو اندھے ہیں اور دیکھنے سے قاصر ہیں) وہ یہ ہے کہ: یہواہ، پرانے عہد نامے کا خُدا، وہی یہواہ یسوع ہے جو کہ نئے عہد نامے میں خُدا کا مسیح ہے۔ ایک جیسے الٰہی نام، الٰہی صفات، الٰہی عہدے اور ایک جیسی عبادت دونوں سے منسوب کی گئی ہے۔ یہ کہنا کہ پرانے عہد نامے کا یہواہ خُدا نئے عہد نامے کا یہواہ یسوع نہیں ہے یا یہ کہنا کہ نئے عہد نامے کا یسوع پرانے عہد نامے کا یہواہ خُدا نہیں ہے، یہ کہنے کے مترادف ہے کہ ہمارے دو خُدا ہیں جو کہ کُفر ہے کیونکہ ہم یسعیاہ ۸:۴۲ میں پڑھتے ہیں کہ: ''یہوواؔہ مَیں ہُوں۔ یہی میرا نام ہے۔ مَیں اپنا جلال کِسی دُوسرے کے لِئے اور اپنی حمد کھودی ہُوئی مُورتوں کے لِئے روانہ رکھُّوں گا۔" اور استثنا ۶:۴ میں لکھا ہے کہ: ''سُن اَے اِسرائیلؔ! خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔'' پس آج مَیں یہ بات خُدا کے کلام کے اختیار کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ بائبل کی چھیاسٹھ کُتب، خُدا کا پاک کلام ہے اور ہمارے سامنے ایک سچا اور زندہ خُدا پیش کرتا ہے۔

مَیں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ خُدا کے مسیح، یسوع ناصری کی الوہیت کا عقیدہ ہر بدعت، ہر جھوٹے مذہب اور ہر جھوٹے اُستاد کی طرف سے رّد کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ پاک نوشتوں کی اِس تعلیم کے مُنکر ہیں کہ ''وحدتِ الٰہی میں تثلیث ہے'' یعنی ایک حقیقی اور زندہ خُدا تین شخصیات یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس میں ہم پر ظاہر کیا گیا ہے۔ اِس کا اِنکار کرنے سے یہ لوگ خُدا کے ازلی کلام کی نسبت اپنا اندھا پن ظاہر کرتے ہیں جو پیدائش سے مکاشفہ تک ایک ہی حقیقی اور زندہ خُدا یہواہ کی بات کرتا ہے جو ہم پر اپنے لوگوں کے باپ، نجات دہندہ (بیٹا) اور تسلی دہندہ (روح القدس) کے طور پر اپنے آپ کو منکشف کرتا ہے۔ وحدت میں تثلیث، تثلیث میں وحدت، ایک ہی خُدا جو اکیلا سب میں سب کُچھ ہے۔

اب یسعیاہ ۸:۴۲ کی روشنی میں جہاں لکھاہے کہ:"یہوواہؔ مَیں ہُوں۔یہی میرا نام ہے۔ مَیں اپنا جلال کِسی دُوسرے کے لِئے اور اپنی حمد کھودی ہُوئی مُورتوں کے لِئے روانہ رکھُوں گا"۔ آیئے ہم کلامِ مُقدس کے اُس عظیم اُصول جوا۔کُرنتھیوں ۲:۱۳میں قائم کیا گیا ہے (روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرنا)، اُس کا اطلاق، پاک نوشتوں کی شہادت جو پرانے عہد نامے کے یہواہ خُدا (باپ) کی صفات، جلال اور دعوؤں اور نئے عہد نامے کے یسوع مسیح، خُدا کے مسیح کے دعوؤں پر کریں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ دونوں یکساں ہیں۔

ہم زبور ۲:۹۰میں پڑھتے ہیں کہ:"ازل سے اَبد تک تُو ہی خُدا ہے"۔ میرے دوستو! یہ حوالہ پرانے عہد نامے کے خُدا کے متعلق بات کررہاہے۔ اب یہی بیان میکاہ ۵:۲میں خُدا کے مسیح، یسوع ناصری کی بابت کہا جارہاہے۔ کہ:"لیکن اَے بَیت لحم اِفراتاہ اگرچہ تُو یہُوداہؔ کے ہزاروں میں شامِل ہونے کے لِئے چھوٹا ہے تَو بھی تُجھ میں سے ایک شخص نِکلے گا اور میرے حضُور اِسرائیلؔ کا حاکم ہو گا اور اُس کا مصدر زمانۂِ سابِق ہاں قدِیمُ الایّام سے ہے"۔ یہ حوالہ متی باب ۲ میں سردار کاہنوں اور فقیہوں نے اُس وقت اقتباس کیا جب ہیرودیس نے اُن سے دریافت کیا کہ خُدا کا مسیح کہاں پیدا ہونا چاہیے:"جب یِسُوعؔ ہیرودِیسؔ بادشاہ کے زمانہ میں یہُودیہ کے بَیت لحم میں پَیدا ہُؤا تو دیکھو کئی مجُوسی پُورب سے یروشلِیمؔ میں یہ کہتے ہُوئے آئے کہ یہُودِیوں کا بادشاہ جو پَیدا ہُؤا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پُورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سِجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سُن کر ہیرودِیسؔ بادشاہ اور اُس کے ساتھ یروشلِیمؔ کے سب لوگ گھبرا گئے۔ اور اُس نے قَوم کے سب سردار کاہِنوں اور فقِیہوں کو جمع کر کے اُن سے پُوچھا کہ مسیح کی پَیدایش کہاں ہونی چاہئے؟ اُنہوں نے اُس سے کہا یہُودیہ کے بَیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یُوں لِکھا گیا ہے کہ اَے بَیت لحم یہُوداہؔ کے علاقے تُو یہُوداہؔ کے حاکِموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تُجھ میں سے ایک سردار نِکلے گا جو میری اُمّت اِسرائیلؔ کی گلّہ بانی کرے گا۔"

پس ثابت ہوا کہ یہ الفاظ خُدا کے مسیح یسوع ناصری کے حق میں کہے گئے ہیں۔

زبور ۹۳:۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ:"تیرا تخت قدِیم سے قائِم ہے۔ تُو ازل سے ہے"۔ عبرانیوں ۱:۸ میں یہی بیان خُدا کے مسیح یسوع ناصری کے حق کہا گیا ہے:"مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ اَے خُدا تیرا تخت اَبدُالآباد رہے گا" اب مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا ہم یہاں دو خُداؤں کی بات کر رہے ہیں؟ ہرگز نہیں، ایک ہی حقیقی

اور زندہ خُدا اپنے ازلی بیٹے کے وسیلے ظاہر ہوا ہے اور وہ جس نے اپنے لوگوں کی خاطر "خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابِہ ہو گیا۔ اور اِنسانی شکل میں ظاہِر ہو کر اپنے آپ کو پَست کر دِیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ مَوت بلکہ صلِیبی مَوت گوارا کی"(فلپیوں ۲:۷۔۸)۔ "اِسی واسطے خُدا نے بھی اُسے بُہت سربُلند کِیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تاکہ یِسُوعؔ کے نام پر ہر ایک گُھٹنا جُھکے۔ خَواہ آسمانیوں کا ہو خَواہ زمِینیوں کا۔ خَواہ اُن کا جو زمِین کے نِیچے ہیں۔ اور خُدا باپ کے جلال کے لِئے ہر ایک زُبان اِقرار کرے کہ یِسُوع مسِیح خُداوند ہے۔"(فلپیوں ۲:۹۔۱۱)۔ آہ! خُدا کا کلام کس قدر واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ خُدا کا مسیح یسوع کون ہے! وہ مجسم ازلی خُدا ہے!

دوبارہ، ہم یسعیاہ ۴۴:۶ میں پرانے عہد نامے کے یہواہ خُدا کو اپنی بابت کہتے ہوئے پڑھتے ہیں کہ: "مَیں ہی اوّل اور مَیں ہی آخِر ہُوں اور میرے سِوا کوئی خُدا نہیں"۔ بالکل یہی الفاظ جی اُٹھنے والے یسوع ناصری نے مکاشفہ ۱:۱۷ میں پتمس کے جزیرے پر یوحنا کو کہے: "مَیں اوّل اور آخِر۔ اور زِندہ ہُوں۔ مَیں مَر گیا تھا اور دیکھ ابدُالآباد زِندہ رہُوں گا" آمین!

پرانے عہد نامے کا خُدا جس نے یہ فرمایا کہ: "یہوواہؔ مَیں ہُوں۔ یہی میرا نام ہے۔ مَیں اپنا جلال کِسی دُوسرے کے لِئے اور اپنی حمد کھودی ہُوئی مُورتوں کے لِئے روانہ رکھّوں گا"، کیا وہ آپ اور مجھ سے یہ تقاضا کر سکتا ہے کہ ہم یسوع ناصری کی پرستش، تعظیم، تمجید، دُعا اور اپنے آپ کو مکمل طور پر اُس کے سپرد کر دیں، اگر وہ خُدا نہ ہوتا اور پرانے عہد نامے کے یہوواہ کے مساوی نہ ہوتا؟ مَیں کہتا ہوں، ہر گز نہیں! کیونکہ خروج ۳۴:۱۴ میں ہمیں اُس نے بتایا ہے کہ: "کیونکہ تُجھ کو کِسی دُوسرے معبُود کی پرستِش نہیں کرنی ہو گی اِس لِئے کہ خُداوند جِس کا نام غیُور ہے۔ وہ واحد حقیقی اور زندہ خُدا، یہواہ اور عظیم "مَیں ہوں"۔

ہم ملاکی میں پڑھتے ہیں جہاں پرانے عہد نامے کا خُدا اپنی بابت فرماتا ہے کہ: "مَیں خُداوند لاتبدِیل ہُوں"۔ جب ہم نئے عہد نامے میں آتے ہیں تو بالکل یہی بات ہم یسوع ناصری کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ دیکھیے عبرانیوں ۱۳:۸ میں یہ بات ہمارے خُداوند یسوع کی نسبت کہی گئی ہے: "یِسُوع مسِیح کل اور آج بلکہ اَبد تک

یکساں ہے"۔ یہ پاک نوشتے دونوں مقامات پر ایک ہی خُدا کی بات کر رہے ہیں جس سے ہمیں اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے مُحبّت رکھنی چاہیے (مرقس ۱۲: ۳۰)۔

تخلیق کائنات کے حوالے سے پرانے عہد نامے کے یہواہ خُدا اور نئے عہد نامے کے یسوع ناصری کی نسبت بالکل ایک جیسے الفاظ کہے گئے ہیں۔ پیدایش ۱: ۱ میں لکھا ہے کہ خُدا نے اِبتدا میں زمین و آسمان کو پَیدا کیا۔ اور یوحنا ۱: ۱ میں لکھا ہے کہ: اِبتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔۔۔۔ سب چیزیں اُس کے وسِیلہ سے پَیدا ہُوئیں۔ یہی بات ہم یسعیاہ ۴۴: ۲۴ میں پڑھتے ہیں کہ: مَیں خُداوند سب کا خالِق ہُوں۔ مَیں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بِچھانے والا ہُوں کَون میرا شریک ہے؟ لیکن جیسے ہی ہم نئے عہد نامے میں آتے ہیں تو کلسیوں ۱: ۱۶-۱۷ میں ہم اَن الفاظ میں پڑھتے ہیں کہ یہی تخلیق خُدا کے مسیح، یسوع ناصری کے وسیلے سے خلق ہوئی: کیونکہ اُسی میں سب چِیزیں پَیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اَن دیکھی۔ تخت ہوں یا رِیاستیں یا حُکومتیں یا اِختیارات۔ سب چِیزیں اُسی کے وسِیلہ سے اور اُسی کے واسطے پَیدا ہُوئی ہیں۔ اور وہ سب چِیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چِیزیں قائِم رہتی ہیں۔ مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا پاک نوشتے دو خُداؤں کی بات کر رہے ہیں؟ نہیں! یہ ایک ہی حقیقی اور زندہ خُدا ہے جو اپنے اقانیمِ ثلاثہ میں ظاہر ہوا۔

جب گناہوں کو دُور کرنے کی بات آتی ہے تو یہ پرانے عہد نامے کے یہواہ کی بابت یسعیاہ ۴۳: ۲۵ میں کہا گیا ہے کہ: مَیں ہی وہ ہُوں جو اپنے نام کی خاطِر تیرے گُناہوں کو مِٹاتا ہُوں۔ اب نئے عہد نامے کے اِن دو حوالہ جات کو دیکھیں جو خُدا کے مسیح یسوع ناصری کی نسبت یہی کام سرانجام دینے کے بارے میں کہتے ہیں کہ: "اُس کے بیٹے یِسُوعؔ کا خُون ہمیں تمام گُناہ سے پاک کرتا ہے" (۱۔یوحنا ۱: ۷) اور "وہ گُناہوں کو دھو کر عالَمِ بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بَیٹھا" (عبرانیوں ۱: ۳)۔ مَیں دوبارہ پوچھتا ہوں کہ کیا پاک نوشتے دو خُداؤں کی بات کر رہے ہیں جب وہ گناہوں کو دُور کرنے کا ایک ہی فعل دونوں یعنی پرانے عہد نامے کے یہواہ خُدا اور نئے عہد نامے کے یسوع ناصری خُدا کے مسیح سے منسوب کرتے ہیں؟۔ نہیں! ایک ہزار بار نہیں! یہ کہنا کُفر ہو گا! پاک نوشتے خُدائے ثالوث کی بات کر رہے ہیں جو اپنے بیٹے کی شخصیت کے وسیلے سے یہ مبارک کام دونوں یعنی پرانے عہد نامے و جدید میں سرانجام دیتا ہے۔

- ہم یسعیاہ ۴۳:۱۱ میں پڑھتے ہیں کہ: ”مَیں ہی یہوواہ ہُوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ اس بات پر غور کریں ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“
- یہی بات ہم نئے عہد نامے میں یسوع ناصری کی بابت پڑھتے ہیں: ”تُو اُس کا نام یسُوعؔ رکھنا کیونکہ وُہی اپنے لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے نجات دے گا“۔ یہاں یسوع ناصری، خُدا کا مسیح ہے جو ہمارا نجات دہندہ ہے۔
- ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ جب کہ ہم ۱۔ تیمتھیس ۱:۱۵ میں پڑھتے ہیں کہ: ”مسیح یِسُوعؔ گُنہگاروں کو نجات دینے کے لِئے دُنیا میں آیا“۔
- ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ جب کہ ہم اعمال ۱۵:۱۱ میں پڑھتے ہیں کہ: ”ہم کو یقِین ہے کہ جِس طرح وہ خُداوند یِسُوعؔ کے فضل ہی سے نجات پائیں گے“۔
- ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ جب کہ ہم عبرانیوں ۵:۹ میں پڑھتے ہیں کہ: ”کامِل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لِئے ابدی نجات کا باعِث ہُوا“۔
- ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ جب کہ ہم عبرانیوں ۷:۲۵ میں پڑھتے ہیں کہ: ”جو اُس کے وسِیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پُوری پُوری نجات دے سکتا ہے“۔
- ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ جب کہ ہم ۲۔ پطرس ۳:۱۸ میں پڑھتے ہیں کہ: ”ہمارے خُداوند اور مُنّجی یِسُوعؔ مسیحؔ“۔
- ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ جب کہ ہم اعمال ۴:۱۲ میں پڑھتے ہیں کہ: ”کسی دُوسرے کے وسِیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دُوسرا نام نہیں بخشا گیا جِس کے وسِیلہ سے ہم نجات پا سکیں“۔ جب کہ وہ نام یسوع ناصری خُدا کا مسیح ہے۔
- ”میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“۔ جب کہ ہم طِطُس ۲:۱۳۔۱۴ میں پڑھتے ہیں کہ: ”اور اُس مُبارک اُمّید یعنی اپنے بزُرگ خُدا اور مُنّجی یِسُوع مسیح کے جلال کے ظاہِر ہونے کے مُنتظِر رہیں۔ جِس

نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دِیا تا کہ فِدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دِینی سے چُھڑا لے اور پاک کر کے اپنی خاص مِلکیّت کے لِئے ایک اَیسی اُمّت بنائے جو نیک کاموں میں سر گرم ہو"۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ پوری بائبل ایک ہی نجات دہندہ کی بات کرتی ہے جو بذاتِ خُدا ہے اور یسوع ناصری بطور خُدا کا مسیح میں ظاہر ہوا، جس نے ہمارے گناہوں کے دُور کرنے کو قربان ہوا۔ اور ہم پاک نوشتوں کا باہمی موازنہ کر کے جو کہ بائبل مقدس کا عظیم اُصول ہے ، اِس سے یہ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں ہم بغیر کسی شک وشبہ کے یہ بات جانتے ہیں کہ یسوع مسیح وہ سب ہے جو پاک نوشتے اُسے پیش کرتے ہیں یعنی تثلیثِ اقدس کا اقنومِ ثانی، خُدائے مجسم، خُدا کا بیٹا، تمام آدمیوں کو جس کی پرستش اور اطاعت کرنی چاہیے۔

اگرچہ ہم نے ہر گز پاک نوشتوں کے اُن تمام مقامات کا احاطہ نہیں کیا جو اِس بابرکت سچائی کو بیان کرتے ہیں، بلکہ صرف چند ایک کا ذکر کیا ہے تا کہ آپ کو دکھایا جا سکے کہ بائبل صاف طور پر اعلان کرتی ہے کہ یسوع ناصری، جو خُدا کا مسیح ہے، مجسم خُدا ہے۔ اور اِس لیے ہمیں لازم ہے کہ ہم اُس پر ایمان لائیں، اُس کی اطاعت کریں، اُس کی عبادت کریں، اُس کی پیروی کریں، اور اپنی ساری ستائش اور شکر گزاری اُسی کو پیش کریں، کیونکہ صرف وہی ہماری تمجید کے لائق ہے۔

۲۔ یسوع، باپ کے ساتھ ایک

خُدا کے مسیح، یسوع ناصری کی الوہیت کا پیغام ہمارے دَور کے لیے بہت بروقت ہے، کیونکہ مجھے یاد نہیں کہ مسیحی کلیسیا کی تاریخ میں کبھی ایسا وقت آیا ہو جب ہمارے ایمان کی بنیادوں پر اِتنے شدید حملے کیے گئے ہوں جتنے آج ہو رہے ہیں۔ جھوٹے فرقے، جھوٹے معلّم اور جھوٹے مُبلغ، جو شیطان کے زیرِ اثر اور اس کے قبضے میں ہیں، اُن بنیادی سچائیوں کو چیر پھاڑ رہے ہیں جن پر ہماری نجات کا یقین قائم ہے یعنی گناہوں کی معافی، خُدا کے غضب سے رہائی، آخر تک ہماری استقامت، اور اُن آسمانی برکات میں ہمارا داخلہ جو ہمارے بابرکت خُدائے ثالوث نے بنائے عالم سے پیشتر ہمارے لیے تیار کیں۔

زبور ۱۱:۳میں زبور نویس پوچھتا ہے: ”اگر بنیاد ہی اُکھاڑ دی جائے تو صادق کیا کر سکتا ہے؟“ اِس کا جواب یہ ہے کہ ہم اپنے زندہ خُدا سے دُعا کر سکتے ہیں؛ ہم اُس پر بھروسہ رکھ سکتے ہیں، اور اُس کی رحمتوں، اُس کے فضل اور اُس کی محبت پر اُمید قائم کر سکتے ہیں۔ ہم اُس کے حضور حمد و ثنا کرنا جاری رکھ سکتے ہیں، کیونکہ وہ بدلتا نہیں۔ ہم مسیح کی بے پایاں دولت کی منادی اور تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں اور اُس ایمان میں مضبوطی سے کھڑے رہ سکتے ہیں جو ایک ہی بار مقدسوں کو سونپا گیا، اور ہم اپنے نجات دہندہ خُدا کی تعلیم کو ہر بات میں زینت بخش سکتے ہیں، خصوصاً پاکیزہ اور پرہیز گار زندگی گزار کر۔

جس طرح ہم نے اپنے پچھلے پیغام میں بیان کیا تھا، الٰہی سچائی کی وہ بنیاد جسے ہم اپنے ایمان میں عزیز رکھتے ہیں، اور جو ہماری اُمید اور سلامتی کے لیے نہایت ضروری ہے، وہ ہے خُدا کے مسیح، یسوع ناصری کی الوہیت۔ یہی وہ الٰہی سچائی ہے جس پر ہر بدعت، جھوٹا معلّم، اور جھوٹا مُبلغ حملہ کرتا ہے۔ وہ ایسا اِس لیے کرتے ہیں کہ اگر وہ یہ مان لیں کہ یسوع ناصری مجسم خُدا ہے، تو اُنہیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ خُود گنہگار ہیں، مکمل طور پر برگشتہ، اپنے اندر بالکل بے اُمید، اور یہ کہ صرف مسیح کے بہائے گئے قیمتی خون اور اُس کی راست بازی کے وسیلے سے ہی وہ نجات پا سکتے ہیں، معاف کیے جاتے ہیں، اور آسمان کے لیے موزوں بن سکتے ہیں۔ مگر وہ اِس کو ماننے سے اِنکار کرتے ہیں، کیونکہ وہ اپنی خود ساختہ راست بازی سے چمٹے رہتے ہیں، اور اُمید رکھتے ہیں کہ اپنے نیک اعمال کے ذریعے وہ اعلیٰ زندگی یا آسمانی زندگی تک پہنچ جائیں گے۔ وہ کہتے ہیں، ”ہم نہیں چاہتے کہ یہ شخص ہم پر بادشاہی کرے“ (لُوقا ۱۴:۱۹)؛ اِسی لیے وہ کوشش کرتے ہیں کہ اُسے اپنے جیسا ایک مخلوق ثابت کریں، تاکہ اُس کے اختیار سے بچ سکیں اور اپنی زندگیوں میں اُسے خُداوند مان کر سجدہ کرنے سے بھی گریز کریں۔

متولد

یہ بدعتیں، جھوٹے اُستاد اور جھوٹے مبلغ ہمیں باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ چونکہ بائبل یسوع ناصری کو خُدا کا بیٹا کہتی ہے، اِس لیے وہ لازماً باپ کے برابر نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ باپ سے ”مولود“ ہوا ہے۔ وہ اِستدلال کرتے ہیں کہ اگر وہ مولود ہوا ہے تو پھر وہ اَزلی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا وہ بیک وقت ازلی بیٹا اور متولد بیٹا نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ اِس حقیقت کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو ازلی مولودیت میں متولد کیا۔

اِس لیے ازلی مولودیت میں نہ تو باپ کسی بھی لحاظ سے بیٹے سے پہلے موجود تھا اور نہ بیٹا بعد میں وجود میں آیا۔ یوحنا ۱۰: ۳۰ میں ہمارے خُداوند نے فرمایا: ”مَیں اور باپ ایک ہیں“۔ یہاں ”ایک“ کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ قواعدی اعتبار سے بے جنس صنف میں ہے، جس کا مطلب ہے ایک ہی جوہر، ایک ہی ذات۔ یہ مذکر صنف میں نہیں ہے، جو ایک ہی شخص ہونے کا مفہوم دیتی۔ اِس طرح مسیح کا باپ کے ساتھ تعلق اُس کی الوہیت کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ وہ باپ کے برابر ہے۔ وہ خُدا کا بیٹا، خُدا کی ذاتِ اقدس کا دوسرا اقنوم ہے۔ جیسا کہ کلسیوں ۲: ۹ میں لکھا ہے: ”کیونکہ اُلوہیّت کی ساری معموری اُسی میں مجسم سکونت کرتی ہے۔“

ہم جوہر

بائبل کی زبان میں ”باپ“ اور ”بیٹا“ کی اصطلاحات ہمارے اُن تصوّرات کو نہیں لیے پھرتیں جو ہم وجود کے سرچشمے، برتری، فروتری، ماتحتی یا انحصار کے بارے میں رکھتے ہیں، بلکہ یہ سامی اور مشرقی تصور کی عکّاس ہیں، جس میں باپ اور بیٹے کا مطلب ہوتا ہے ذات کی مشابہت یا یکسانیت اور ہستی کی برابری۔ کتابِ مقدس کی زبان میں یہی سامی شعور کارفرما ہے؛ اس لیے جہاں کہیں کتابِ مقدس مسیح کو ”خُدا کا بیٹا“ کہتی ہے، وہاں وہ اُس کی حقیقی اور کامل اُلوہیّت کا اعلان کرتی ہے۔ یہ لقب ایک ایسا لاثانی اور منفرد رشتہ ظاہر کرتا ہے جس کا بیان اور اشتراک کسی مخلوق کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ جیسے کوئی انسان اپنے باپ کی اصل ذات میں شریک ہوتا ہے یعنی انسانیت کا حامل ہوتا ہے اِسی طرح خُدا کا بیٹا مسیح بھی اپنے باپ کی اصل ذات میں شریک ہے یعنی الوہیت کا حامل ہے۔ باپ، بیٹا اور رُوح القدس تینوں ازلی، قادرِ مطلق اور جلال میں برابر ہیں، اور ایک ہی جوہر اور ایک ہی ذات میں شریک ہیں۔

اب عبرانیوں ۱: ۳-۴ اور ۶ کو سُنیں، جہاں مصنف ازلیت اور وقت میں خُدا کے بیٹے کے جلال کو پیش کرتا ہے: ”وہ اُس کے جلال کا پرتَو اور اُس کی ذات کا نقش“ ہے۔ یہ سب اُس کی ازلی اور مقدم الوجود ہستی کا اعلان ہے۔ ”اور فرشتوں سے اِسی قدر بزرگ ہو گیا۔۔ اور جب پہلوٹھے کو دُنیا میں پھر لاتا ہے“۔ یہ اُس کی انسانیت کا بیان ہے جو وقت میں ظاہر ہوئی۔ وہ ہمیشہ سے بطور خُدا ابنیت رکھتا تھا، لیکن اِنسان ہونے کے ناطے اُس

نے موروثی حق کے طور پر یہ مرتبہ پایا۔ یوں خُداوند یسوع، جو ازلیت میں باپ کے ساتھ تھا، وقت میں ظاہر ہوا۔

یہی حقیقت ۲۔ تیمتھیس ۱:۹ میں بھی بیان کی گئی ہے، جہاں لکھا ہے: خُدا ''جس نے ہمیں نجات دی اور ایک پاک بُلاوے سے بُلایا ہمارے کاموں کے موافق نہیں بلکہ اپنے ہی خاص ارادہ اور اُس فضل کے موافق جو مسیح یسوع میں ہم پر ازل سے ہوا''۔ یہاں بیٹے کی ازلی حیثیت بطور خُدا ظاہر ہے۔ اور اُس کی ازلی ابنیت کا اِنکار کرنا، ہماری ازلی برگزیدگی کا بھی اِنکار ہے، کیونکہ جیسا کہ اِس آیت میں دکھایا گیا ہے، ہماری ازلی برگُزیدگی اُس کی ازلی ابنیت پر قائم ہے۔ پھر آیت ۱۰ فرماتی ہے: ''مگر اب ہمارے منجی مسیح یسوع کے ظہور سے ظاہر ہوا۔ جس نے موت کو نیست اور زندگی اور بقا کو اُس خُوشخبری سے روشن کر دیا''۔ یہاں باپ کے واحد متولد کی حیثیت سے اُس کی انسانیت کا وقت میں ظہور ہے۔

الٰہی صفات

اب ہم اِس سچائی کی تائید میں ایک کے بعد ایک صحیفہ پیش کرتے رہ سکتے تھے، لیکن ہمیں ایک اَور ایسی حقیقت کی طرف بڑھنا ہے جو اِتنی ہی مضبوطی سے قائم ہے جتنی کوئی اور، یعنی خُدا کے مسیح ہے اور ناصرت کے یسوع کی الوہیت۔ یہ خود اُن الٰہی صفات کی گواہی ہے جن کا بیان مقدس صحائف میں باپ اور بیٹے دونوں کے بارے میں کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے، ہمیں پوچھنے دیجیے، کیا باپ ازلی ہے؟ پاک نوشتے بتاتے ہیں کہ بیٹا اَزلی ہے۔ میکاہ ۵:۲ میں ہمیں ملتا ہے کہ بیت لحم کا شہر ہماری دُنیا میں آنے والے ایک شخص کے لیے بطور جائے ولادت پیش گوئی کیا گیا تھا ''جس کا مصدر زمانہِ سابق ہاں قدیمُ الایّام سے ہے''۔ یہی حوالہ متی ۲:۴-۶ میں یسوع ناصری کے تعلق سے اقتباس کیا گیا ہے۔ وہ قدیمُ الایّام سے تھا کیونکہ وہ ازلی بیٹا ہے۔

یوحنا ۱:۱-۲ اور ۱۴ میں ہم پڑھتے ہیں کہ: "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ یہی ابتدا میں خُدا کے ساتھ تھا۔۔۔ اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ اس آیت میں چار عظیم سچائیاں پیش کی گئی ہیں:

۱) کلام کب سے تھا؟۔۔۔ "ابتدا میں"

۲) کلام کس کے ساتھ تھا؟۔۔۔ "خُدا کے ساتھ"

۳) کلام کون تھا؟ "خُدا"

۴) کلام، خُدا کا ازلی بیٹا، باپ کا جلال ظاہر کرنے کے لیے خُدا جسم میں ظاہر ہوا۔

پس، وہ باپ کے ساتھ ازلی ہے جیسا کہ ا۔یوحنا ۲:۲۳ اور یوحنا ۵:۲۳ ہمیں بتاتے ہیں کہ: "جو کوئی بیٹے کا نکار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی نہیں" اور "جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا اور باپ کی جِس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا"۔ پس، جو کوئی خُدا کے مسیح، یسوع ناصری کی اُلوہیت کا اِنکار کرتا ہے وہ نجات یافتہ نہیں ہے! اُس کے پاس نجاتِ ابدی کی اُمید نہیں، پاک نوشتے واضح طور پر بتاتے ہیں کہ: "کِسی دُوسرے کے وسِیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دُوسرا نام نہیں بخشا گیا جِس کے وسِیلہ سے ہم نجات پا سکیں" (اعمال ۴:۱۲)۔ اور جیسا کہ ہم نے پہلے جُز میں دیکھا کہ فقط خُدا ہی ایک بیکس اور جہنم کے مستحق گنہگار کو بچا سکتا ہے۔

پھر سے، کیا باپ ہر جگہ موجود ہے؟ تو پھر بیٹا، یسوع ناصری، خُدا کا مسیح بھی رُوحانی اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے یعنی بیک وقت ہر جگہ پر موجود اور پوری کائنات کو بھر تا ہے۔ متی ۱۸:۲۰ میں خُدا کا مسیح فرماتا ہے کہ: "جہاں دو یا تِین میرے نام پر اِکٹّھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بیچ میں ہُوں" اُس نے کہا "مَیں ہوں" نا کہ یہ "مَیں وہاں ہوں گا" یہ اُس کی الٰہی موجودگی کی طرف اشارہ ہے جو ہر وقت، ہر جگہ موجود رہتی ہے خواہ اِس کے دو یا تین لوگ زمین پر ایک ہی وقت میں دس ہزار مختلف جگہوں پر کیوں نہ جمع ہوں!

ایک اور پُر مسرّت آیت جو اِسی حقیقت کی تائید کرتی ہے، یوحنا ۱:۱۸ ہے کہ: "خُدا کو کِسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اِکلَوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہِر کِیا"۔ یسوع ناصری، بطور خُدا کا متولد بیٹا، جب زمین پر

لوگوں سے کلام کر رہا تھا، اُسی وقت وہ آسمان میں باپ کی گود میں بھی تھا۔ کیسے؟ اِس لیے کہ وہ خُدا ہے اور خُدا ہر جگہ موجود ہے، جو بیک وقت ہر جگہ موجود ہو سکتا ہے۔

جب ہم یوحنا ۱:۱۸ پر غور کر رہے ہیں تو ایک اور حیرت انگیز سچائی بھی سامنے آتی ہے جو یسوع ناصری، یعنی مسیح خُداوند کی الوہیت ثابت کرتی ہے۔ "بیٹا" کے لفظ پر غور کریں۔ یونانی زبان میں "بیٹے" کے لیے دو مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں: ایک منصب اور مرتبے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے، اور دوسرا ولادت و نسل کے تعلق کو۔ اب سنئے! یہ دوسرا لفظ جو ولادت اور نسلی رشتے کو ظاہر کرتا ہے کبھی بھی خُدا باپ کے ساتھ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے تعلق کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ ہر اُس مقام پر جہاں یونانی میں "بیٹا" کا لفظ یسوع مسیح کے لیے آیا ہے، وہ لفظ اُن کی شخصی عظمت، مقام، مرتبے اور اختیار کو ظاہر کرتا ہے؛ لہٰذا وہ باپ کے ساتھ یکساں ہے، اور اِسی لیے ہماری پرستش، تمجید، اطاعت اور عبادت کے لائق ہیں۔

یہ خیالات اُس کی الٰہی صفات کے بارے میں جاری رکھتے ہوئے مَیں پوچھتا ہوں: کیا باپ لاتبدیل ہے؟ تو پھر بیٹا بھی ایسا ہی ہے، کیونکہ عبرانیوں ۱۳:۸ میں لکھا ہے: "یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے" لہٰذا، وہ تبدیل نہیں ہوتا، اور اِسی بات پر میرا دل خُدا کے حضور شکرگزاری سے سرشار ہو جاتا ہے۔

پھر، کیا باپ قادرِ مطلق ہے؟ تو یسوع مسیح ناصری، خُدا کا مسیح، بھی ایسا ہی ہے۔ تخلیق کے لیے قادرِ مطلق ہونا ضروری ہے، اِس لیے ہم یوحنا ۱:۳ میں پڑھتے ہیں: "سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں" اور "سب چیزیں اُسی میں قائم رہتی ہیں" (کلسیوں ۱:۱۷)؛ اور "اپنی قدرت کے کلام سے سب چیزوں کو سنبھالتا ہے" (عبرانیوں ۱:۳)۔ اسی لیے یسوع ناصری نے متی ۲۸:۱۸ میں فرمایا: "آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے"۔ دیکھئے، وہ قادرِ مطلق ہونے میں باپ کے ساتھ ایک ہے، وہی خُدا قادرِ مطلق ہے۔

کیا باپ لامحدود طور پر نیک اور قُدّوس نہیں؟ جیسا کہ متی ۱۹:۱۷ میں بیان ہے: "نیک تو ایک ہی ہے، یعنی "خُدا"، اور ا۔سموئیل ۲:۲ میں: "خُداوند کی مانند کوئی قدوس نہیں"؟ اگر ایسا ہے تو یسوع ناصری، خُدا کا مسیح، وہ بھی لامحدود نیکی اور قدوسیت میں باپ ہی کی مانند ہے۔ یوحنا ۱۰:۱۱ میں وہ خود فرماتے ہیں: "اچھا چرواہا میں ہوں۔" اور اعمال ۳:۱۴، عبرانیوں ۷:۲۶ اور یوحنا ۱:۱۴ میں اُنہیں "قدّوس اور راست باز" کہا گیا ہے وہ جو

گناہ سے ناواقف، بے گناہ، بے عیب، "پاک، بے ضرر اور بے داغ" ہے، یسوع مسیح، جو راست باز ہے، جس میں کوئی گناہ نہیں، اور جو "فضل اور سچائی سے معمور" ہے۔ہاں، وہ قادرِ مطلق خُدا ہے۔ اور ہم، جو اُس کے خون سے خریدے گئے بیٹے اور بیٹیاں ہیں، توما کی طرح پکار اٹھتے ہیں: "اَے میرے خُداوند اور میرے خُدا!" (یوحنا ۲۸:۲۰) کیونکہ وہ ہماری پرستش، محبت، تمجید اور تعظیم کے لائق ہے۔

اے عزیز دوست، کیا تُو نے اُس کے سامنے اپنے گھٹنے جھکا دیے ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند ہے؟ زبور ۲: ۱۲ ہمیں حکم دیتا ہے: "بیٹے کو چُومو، ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے اور تم راستے میں ہلاک ہو جاؤ، کیونکہ اُس کا غضب جلد بھڑکنے کو ہے تو مُبارک ہیں وہ سب جن کا توکل اُس پر ہے"۔ وہی، اور فقط وہی، ہر گنہگار کی گم شدہ فردوس سے لے کر بحال شدہ فردوس تک، واحد اُمید ہے۔ وہی جلال کا خُداوند تھا جس نے حنوک کے دل کو تقویت بخشی۔ وہی زندہ مخلصی دہندہ تھا جس پر ایّوب نے اپنی جاودانی اُمیدیں رکھیں۔ وہی یعقوب کے آخری لمحوں کا شِیلوہ تھا۔ وہی جلتی جھاڑی کا فرشتہ تھا جس نے موسیٰ سے وعدہ کیا کہ وہ تمام عمر اُس کی رہنمائی کرے گا۔ وہی خُداوند کے لشکروں کا سردار تھا جو یشوع کے آگے آگے ملکِ موعود کی فتح میں چلا۔ وہی وہ مولودِ مقدس تھا جسے یسعیاہ نے الوہیت کے تابناک ناموں کے ساتھ دیکھا، کیونکہ اُس کا نام ہے: "عجیب، مشیر، خُدائ قادر، ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ" (یسعیاہ ۶:۹)۔ وہی یرمیاہ کے مطابق خُداوند ہماری راست بازی ہے۔ وہی دانی ایل کے اعلان کے مطابق مسیح تھا جو "کاٹ ڈالا جائے گا" مگر "اپنے لیے نہیں" بلکہ اپنی قوم کے لیے۔ اور اُس کے نام کی تمجید ہو! وہی وہ "آفتابِ صداقت" ہے جس کا ذکر ملاکی نے کیا، جو "اپنی کِرنوں میں شفا" لے کر طلوع ہو گا۔ کیا ہی مبارک ہے یہ مہربان اور عجیب خُداوند، جس کے حضور ہم محبت اور ستائش کے ساتھ سجدہ ریز ہوتے ہیں!

پھر بھی مَیں کہوں گا کہ ہم اس موضوع کی بابرکت سچائیوں کے بارے میں کلامِ مقدس کی تمام تعلیمات بیان کرنے سے ابھی بہت دور ہیں۔ لیکن ہم نے واضح طور پر دکھا دیا ہے کہ بائبل یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کو "جسم میں ظاہر ہونے والا خُدا" قرار دیتی ہے۔ لہٰذا ہمیں لازم ہے کہ ہم اس کی فرماں برداری کریں،

اُس پر ایمان لائیں، اُس کی عبادت کریں، اُس کے پیچھے چلیں، اور خود کو پوری طرح اُس کے حوالے کر دیں
پرستش، تمجید، تعظیم اور محبت میں کیونکہ وہ "ابد تک خُدائے محمود" ہے (رومیوں ۹:۵)۔

۳۔ یسوع مسیح کی فضلیت

جیسے جیسے ہم یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کی الوہیت، خُدا کے بیٹے کی ازلی ہستی، اور اُس کے مجسم ہو کر یسوع ناصری کی صُورت میں جسم میں ظاہر ہونے والے خُدا کی تعلیم کو آگے بڑھاتے ہیں، تو ہم نئے عہد نامے کے شروع سے آخر تک یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کو بخشی گئی فضیلت پر غور کرتے ہیں۔یسعیاہ ۴۲:۸ کو یاد رکھیں: "یہوواہ مَیں ہُوں۔یہی میرا نام ہے۔ مَیں اپنا جلال کِسی دُوسرے کے لِئے اور اپنی حمد کھودی ہُوئی مُورتوں کے لِئے روانہ رکھُّوں گا"۔خُدا اپنے ہی ہاتھوں کی کسی مخلوق کو اپنا جلال ہرگز نہیں دے گا! لہٰذا جب ہم نئے عہد نامے میں یسوع ناصری کو دی جانے والی فضیلت کو پڑھتے ہیں تو ہم دراصل جسم میں ظاہر ہونے والے خُدا کو سن رہے اور دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے سارا جلال، عزّت، حمد، شکرگزاری اور عبادت اُسی کو ملنی چاہیے، کیونکہ وہ ہی خُدا ہے، اور اس کے سوا کوئی اور نہیں (یسعیاہ ۴۵:۲۲)۔

ہمارا رویہ بھی آسمان والوں جیسا ہونا چاہیے، جیسے اُنہوں نے برّہ کو جلال اور عزّت دی۔ یہ منظر مکاشفہ ۵:۸۔۱۴ میں بیان ہوا ہے: "جب اُس نے کِتاب لے لی تو وہ چاروں جاندار اور چَوبیس بزُرگ اُس برّہ کے سامنے گِر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بَربَط اور عُود سے بھرے ہُوئے سونے کے پِیالے تھے۔ یہ مُقدّسوں کی دُعائیں ہیں۔ اور وہ یہ نیاگیت گانے لگے کہ تُو ہی اِس کِتاب کو لینے اور اُس کی مُہریں کھولنے کے لائِق ہے کیونکہ تُونے ذبح ہو کر اپنے خُون سے ہر ایک قبِیلہ اور اہلِ زُبان اور اُمّت اور قَوم میں سے خُدا کے واسطے لوگوں کو خرِید لِیا۔ اور اُن کو ہمارے خُدا کے لِئے ایک بادشاہی اور کاہِن بنادِیا اور وہ زمِین پر بادشاہی کرتے ہیں۔ اور جب مَیں نے نِگاہ کی تو اُس تخت اور اُن جان داروں اور بزُرگوں کے گِرداگرد بُہت سے فرِشتوں کی آواز سُنی جِن کا شُمار لاکھوں اور کروڑوں تھا۔ اور وہ بُلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کِیا ہُؤا برّہ ہی قُدرت اور دَولت اور حِکمت اور طاقت اور عِزّت اور تمجِید اور حَمد کے لائِق ہے۔ پِھر مَیں نے آسمان اور زمِین اور زمِین کے نِیچے کی اور سمُندر کی سب مخلُوقات کو

یعنی سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں یہ کہتے سُنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کی اور برّہ کی حمد اور عزّت اور تمجید اور سلطنت ابدُالآباد رہے۔ اور چاروں جان داروں نے آمین کہا اور بزرگوں نے گر کر سجدہ کیا۔"

آہ! کیسا رُوح پرور منظر یہاں پیش کیا گیا ہے خُدا کا برّہ، مسیح خُداوند، جو خُدا ہے اور حقیقی خُدا ہے جب وہ آسمان میں موجود سب کے وسیلے سے پرستش اور تعظیم پاتا ہے! اور جب ہم، اُس کے خون سے خریدے ہوئے لوگ، اُس منظر کو دیکھتے ہیں تو پکار اُٹھتے ہیں: "ہلّلویاہ! نجات اور جلال اور عزت اور قدرت ہمارے خُدا ہی کی ہے" (مکاشفہ ۱۹:۱)۔ وہ ہر طرح کی تمجید کا مستحق ہے، کیونکہ اُس نے ہم سے محبت کی اور اپنے ہی خون سے ہمارے تمام گناہوں کو دھو ڈالا، اور اپنے تمام لوگوں کے ساتھ ہمیں خُدا اور اپنے باپ کے لیے بادشاہ اور کاہن بنا دیا۔ پس، جلال اور سلطنت ابدالآباد اُس ہی کی ہو۔ آمین!

مزید، جیسے جیسے خُدا کا کلام ہمارے متلاشی دِلوں پر روشن ہوتا جاتا ہے تو ایک عظیم سچائی نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے: یہ کہ ازل میں خُدا نے ارادہ اور منصوبہ کیا کہ تمام چیزوں کا مرکز اور سردار یسوع ناصری، خُدا کا مسیح ہو، اور یہ کہ ہر چیز اُسی سے نکلے اور اُسی کی طرف لوٹ جائے۔ کیونکہ کلسیوں ۲:۹ میں لکھا ہے، "کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسّم ہو کر سکونت کرتی ہے۔" اور افسیوں ۱:۹۔۱۰ میں ہم پڑھتے ہیں: "چُنانچہ اُس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اُس نیک اِرادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا۔ جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا۔ تاکہ زمانوں کے پُورے ہونے کا ایسا اِنتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے خواہ وہ آسمان کی ہوں خواہ زمین کی۔"

مسیح کی فضیلت کی یہ بابرکت اور نہایت پُرفضل سچائی کلسیوں ۱:۱۳-۱۹ میں اور بھی زیادہ زور اور وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے: "اُسی نے ہم کو تارِیکی کے قبضہ سے چُھڑا کر اپنے عزِیز بیٹے کی بادشاہی میں داخِل کِیا۔ جِس میں ہم کو مخلصی یعنی گُناہوں کی مُعافی حاصِل ہے۔ وہ اَن دیکھے خُدا کی صُورت اور تمام مخلُوقات سے پہلے مَولُود ہے۔ کیونکہ اُسی میں سب چِیزیں پَیدا کی گئِیں۔ آسمان کی ہوں یا زمِین کی۔ دیکھی ہوں یا اَن دیکھی۔ تخت ہوں یا رِیاستیں یا حُکُومتیں یا اِختیارات۔ سب چِیزیں اُسی کے وسِیلہ سے اور اُسی کے واسطے پَیدا ہُوئی ہیں۔ اور وہ سب چِیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چِیزیں قائم رہتی ہیں۔ اور وُہی بدن یعنی کلِیسیا کا سر ہے۔

وُہی اِبتدا ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اُس کا اوّل درجہ ہو۔ کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معمُوری اُسی میں سکُونت کرے۔"

ہائے! کیسی عظیم شان ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کو واجب ہے، جسے خُدا باپ نے ازل سے سب چیزوں کا خُداوند ٹھہرایا! کیسی عزت ہمیں اُس پر نثار کرنی چاہیے، جسے خُدا نے: "مُردوں میں سے جِلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بِٹھایا۔ اور ہر طرح کی حُکُومت اور اِختیار اور قُدرت اور رِیاست اور ہر ایک نام سے بُہت بُلند کیا جو نہ صِرف اِس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لِیا جائے گا۔ اور سب کُچھ اُس کے پاؤں تلے کر دِیا اور اُس کو سب چِیزوں کا سردار بنا کر کلِیسیا کو دے دِیا۔ یہ اُس کا بدن ہے اور اُسی کی معمُوری جو ہر طرح سے سب کا معمُور کرنے والا ہے" (افسیوں ۱:۲۰۔۲۳)۔

اے میرے بھائی، مَیں پھر آپ سے وہی سوال کرتا ہوں جو اِس سلسلے میں کئی مرتبہ کر چکا ہوں: کیا اِتنا جلال، اِتنی عزت، اِتنی فضیلت کسی مخلوق کو دی جا سکتی ہے، خواہ وہ کتنی ہی بُلند، عظیم اور جلیل القدر کیوں نہ ہو؟ ہرگز نہیں! کیونکہ یسعیاہ ۴۲: ۸ گواہی دیتا ہے کہ "یہوواہ مَیں ہُوں۔ یہی میرا نام ہے۔ مَیں اپنا جلال کِسی دُوسرے کے لِئے اور اپنی حمد کھودی ہُوئی مُورتوں کے لِئے روانہ رکھُّوں گا" پس یہ سارا جلال، عزت، تمجید اور فضیلت جو اِن تمام آیات میں بیان ہوئی ہے، کسی مخلوق کو نہیں بلکہ ابنِ خُدا، ذاتِ الٰہی کے اقنومِ ثانی کو حاصل ہے، "جو سب کے اُوپر اور ابد تک خُدایِ محمُود ہے۔ آمین!" (رومیوں ۹:۵)۔

اِن تمام حقائق سے ایک اور نہایت اہم حقیقت ظاہر ہوتی ہے: ازلی بیٹے کو یہ سارا جلال اور عزت اِس لیے عطا ہوئی کہ اُس نے خوشی سے مجسم ہو کر اِنسانوں کے درمیان سکونت اختیار کی، تاکہ وہ صلیب پر اپنی جان کی عوضی قربانی کے ذریعے خُدا کے لوگوں کا فدیہ دے۔ سنیے! گلتیوں ۴:۴۔۵ میں لکھا ہے: "لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا، جو عورت سے پیدا ہوا، اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا، تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چُھڑا لے، اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔" اِسی لیے ہمارے خُداوند نے عبرانیوں ۱۰: ۵۔۷ میں فرمایا: "تُو نے نذر اور قُربانی کو پسند نہ کیا بلکہ میرے لیے ایک بدن تیار کیا... دیکھ! مَیں آیا ہوں (کتاب کے ورقوں میں میری نِسبت لکھا ہوا ہے) تاکہ اے خُدا! تیری مرضی پُوری کرُوں"۔

اَور پھر ہم عبرانیوں کی کتاب میں وہ قیمتی الفاظ پڑھتے ہیں جو میرے دل کو خوشی سے جھومنے پر مجبور کرتے ہیں، اور مجھے اُس کے مقدس نام کی تمجید کے لیے اُبھارتے ہیں۔ کیونکہ وہ میرے لیے آیا، میری جگہ پر کھڑا ہوا، میرے گناہوں کو صلیب پر اُٹھالیا، خُدا کی عدالت کا تقاضا پورا کیا، اور مجھے خُدا سے ملا دیا:

''البتّہ اُس کو دیکھتے ہیں جو فرِشتوں سے کُچھ ہی کم کِیا گیا یعنی یِسُوع کو کہ مَوت کا دُکھ سہنے کے سبب سے جلال اور عِزّت کا تاج اُسے پہنایا گیا ہے تاکہ خُدا کے فضل سے وہ ہر ایک آدمی کے لِئے مَوت کا مزہ چکھّے۔ کیونکہ جِس کے لِئے سب چِیزیں ہیں اور جِس کے وسِیلہ سے سب چِیزیں ہیں اُس کو یِہی مُناسِب تھا کہ جب بُہت سے بیٹوں کو جلال میں داخِل کرے تو اُن کی نجات کے بانی کو دُکھوں کے ذرِیعہ سے کامِل کرلے۔ اِس لِئے کہ پاک کرنے والا اور پاک ہونے والے سب ایک ہی اَصل سے ہیں۔ اِسی باعِث وہ اُنہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا۔۔۔۔۔۔پس جِس صُورت میں کہ لڑکے خُون اور گوشت میں شریک ہیں تو وہ خُود بھی اُن کی طرح اُن میں شریک ہُؤا تاکہ مَوت کے وسِیلہ سے اُس کو جِسے مَوت پر قُدرت حاصِل تھی یعنی اِبلیس کو تباہ کر دے۔ اور جو عُمر بھر مَوت کے ڈر سے غُلامی میں گرِفتار رہے اُنہیں چُھڑا لے۔ کیونکہ واقع میں وہ فرِشتوں کا نہیں بلکہ ابرہام کی نسل کا ساتھ دیتا ہے۔ پس اُس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانِند بننا لازِم ہُؤا تاکہ اُمّت کے گُناہوں کا کفّارہ دینے کے واسطے اُن باتوں میں جو خُدا سے عِلاقہ رکھتی ہیں ایک رحم دِل اور دِیانت دار سردار کاہِن بنے۔ کیونکہ جِس صُورت میں اُس نے خُود ہی آزمایش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جِن کی آزمایش ہوتی ہے''(عبرانیوں ۲:۹-۱۱، ۱۴-۱۸)۔

کیسی فضیلت ہے جو پاک نوشتے یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کو دیتے ہیں! عزیز دوست، یہ تمام حقائق ہمارے دِلوں کو نغمے گانے پر مجبور کرتے ہیں۔ ہاں، اپنے زندہ خُدا کی تعریف اور تمجید کرنے پر کہ اُس نے ہماری خاطر یہ سب کرنے کے لیے اِس قدر پست حالی گوارا کی۔ یقیناً تمجید اور عزت اُس کے لائق ہے جو تخت پر بیٹھا ہے۔

اب بھی پاک نوشتوں کا ایک حصہ اور باقی ہے جو اِسی عظیم سچائی کا اعلان کرتا ہے، اور وہ فلپیوں ۲:۵-۱۱ میں پائی جاتی ہے۔ آؤ! اِسے پڑھیں اور خوش ہوں۔ آؤ! اِسے پڑھیں اور اُس کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دیں:

''وَیسا ہی مِزاج رکھّو جَیسا مسیح یِسُوعؔ کا بھی تھا۔ اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چِیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دِیا اور خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابِہ ہو گیا۔ اور اِنسانی شکل میں ظاہِر ہو کر اپنے آپ کو پَست کر دِیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ مَوت بلکہ صلِیبی مَوت گوارا کی۔ اِسی واسطے خُدا نے بھی اُسے بہُت سربُلند کِیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تاکہ یِسُوعؔ کے نام پر ہر ایک گھُٹنا جُھکے۔ خَواہ آسمانِیوں کا ہو خَواہ زمِینیوں کا۔ خَواہ اُن کا جو زمِین کے نِیچے ہیں۔ اور خُدا باپ کے جلال کے لِئے ہر ایک زُبان اِقرار کرے کہ یِسُوع مسیح خُداوند ہے۔''

یہ کیسی فضیلت، یہ کیسا جلال ہے، جو کسی مخلوق کو نہیں دیا گیا، بلکہ اُس کے لیے ہے جو ازل سے خُدا کا بیٹا تھا، خُدا بیٹا، اور اب خُدا-انسان، ابنِ آدم جو خُدا اور بیکس گناہ گاروں کے درمیان واحد عظیم درمیانی ہے۔

پھر سے، مَیں گھر کی چھتوں پر سے چِلا کر کہتا ہوں: ''ہللُویاہ! نجات، اور جلال، اور قدرت ہمارے خُدا ہی کی ہے'' (مکاشفہ ۱۹:۱)۔ کیسا عظیم خُداوند، کیسا مسیح، کیسا عظیم الشان خُدا ہے جو ہمارا یسوع ناصری، خُدا کا مسیح میں ہے! لٰہذا ہم پیارے یسوع کے نام میں باپ سے دُعا کر سکتے ہیں، کیونکہ باپ اپنے بیٹے سے جس نے اُسے آسمان اور زمین پر سب سے زیادہ جلال دیا کچھ بھی دریغ نہ کرے گا۔

ہمارے خُداوند کی سردار کاہنانہ دعا کے الفاظ یوحنا ۱۷:۴-۵ میں سماعت فرمایئے: ''جو کام تُو نے مُجھے کرنے کو دِیا تھا اُس کو تمام کر کے مَیں نے زمِین پر تیرا جلال ظاہِر کِیا۔ اور اب اَے باپ! تُو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پَیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مُجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے''۔ آہ! یہ کتنا عظیم الشان ہے! یہاں، درمیانی کے طور پر، یسوع مسیح اِنسان، وہ باپ سے درخواست کرتا ہے کہ اُسے اپنی انسانیت میں، خُدا کا مسیح ہونے کی حیثیت سے، اُس ذاتی جلال میں واپس قبُول کرے جو وہ بنایِ عالم سے پیشتر باپ کے ساتھ رکھتا تھا۔ اور

ہم جانتے ہیں کہ یہ دعا قبول ہوئی، کیونکہ مسیح یسوع اب آسمانوں میں باپ کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے، اور ہماری شفاعت کے لیے ہمیشہ زندہ ہے۔

کیا کوئی محض مخلوق ایسی دُعا کر سکتی تھی اور ایسے جلال کی درخواست کر سکتی تھی؟ نہیں، صرف وہ ہی جو خود خُدا بلکہ حقیقی خُدا ہو، ایسی دُعا کر سکتا تھا۔ لہٰذا، مَیں پھر کہتا ہوں کہ یسوع ناصری، خُدا کا مسیح، وہ سب کچھ ہے جو پاک نوشتے اُسے پیش کرتے ہیں یعنی تثلیثِ اقدس کا اقنومِ ثانی، خُدائے مجسم، جس کی عبادت اور اطاعت سب انسان کریں، عزت اور جلال دیں، ایمان لائیں اور بھروسہ رکھیں، کیونکہ وہ اکیلا ہمارا مُنجی خُدا ہے۔

۴۔ یسوع، ابنِ خُدا، حقیقی خُدا سے حقیقی خُدا

یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کی اُلوہیت کے اِس مطالعے کے پیشِ نظر، وہ ہماری روحانی آنکھوں کے سامنے سربلند ہونا چاہیے، ہمارے فہم میں داخل ہو، اُس سے تمام جذبات سے محبت کی جائے، اور ہماری قوتِ ارادی اُس کے تمام عُہدوں میں نبی، کاہن، اور بادشاہ کے طور پر اُس قبول کریں۔

عزیز دوست! خُداوند یسوع مسیح کو جاننا یعنی اُس سے محبت کرنا ہے۔ اُس سے محبت کرنا یعنی اُس کی پیروی کرنا اور ہمیشہ اُس کے ساتھ اُس زندہ نجات کے اتحاد میں رہنا ہے۔ نجات میں ہم اُس زندہ، محبت بھرے، اور دائمی اتحاد میں داخل کیے جاتے ہیں۔ ایمان کے ذریعے ہم اُس کو اپنے سر، اپنے شوہر، اپنے محبوب، اور اپنے دوست کے طور پر جاننے لگتے ہیں۔ ہم اُس میں گراں قدر چیز پاتے ہیں، کیونکہ جو ایمان لاتا ہے، وہ ہمارے خُداوند مسیح کے لیے گراں قدر ہے اُس کی زندگی میں گراں قدر، اُس کی موت میں گراں قدر، اُس کی قیامت میں گراں قدر، اُس کی آسمانوں میں عروج میں گراں قدر، پردے کے اُس پار ہماری شفاعت کرنے والے سردار کاہن کے طور پر گراں قدر، اور اُس وقت بھی گراں قدر جب ہم اپنے خُداوند کی آمدِ ثانی کا انتظار کرتے ہیں۔

حقیقی ایمان دار کے لیے، خُداوند یسوع مسیح ہماری زندگی، ہماری اُمید، اور ہمارا اطمینان ہے۔ مَیں کہتا ہوں، کیونکہ پاک نوشتے کہتے ہیں کہ، وہ سب میں اور سب کچھ ہے۔ ہم اُس کے خون میں، جو ہمارے لیے کلوری

کی صلیب پر بہایا گیا، ہر گناہ سے رہائی دیکھتے ہیں۔ ہم اُس کی منسوبی و محسوبی راستبازی میں خُدا کے سامنے راست باز ٹھہرایا جانا دیکھتے ہیں، جو ہمیں اُس کی نظر میں کامل بناتی ہے۔ ہم اُس کے وسیلے ملنے والی مخلصی میں گناہ، شیطان، دُنیا، اور گناہ کی موجودگی سے مکمل رہائی دیکھتے ہیں جو ابدی ہو گی۔ ہم اُس کے جی اُٹھنے میں موت، جہنم، اور قبر پر فتح اور خُدا کے ہر خُون خریدے فرزند کے آسمانی جلال میں داخلے کو دیکھتے ہیں۔

لہٰذا، اگر خُداوند یسوع مسیح خُدا نہ ہو، جیسا کہ آج کے جھوٹے نبی اور اُستاد کہتے ہیں، تو نہ آپ اَور نہ ہی مَیں آسمانی زندگی کی کوئی اُمید رکھتے ہیں۔ نہ تو ہمیں گناہوں کی معافی کی اُمید ہے، نہ گناہوں، اپنے نفس، یا اُس موجودہ شیطانی دُنیا سے نجات کی کوئی اُمید باقی رہتی۔ لہٰذا، بے شمار لوگوں کی طرح، ہم بھی صرف اُلجھن، غم، تکلیف، جہنم، اور زندگی کی تمام سختیوں کے قابو میں رہتے۔

لیکن جیسا کہ ہم نے دیکھا، یسوع ناصری، خُدا ہے جو جسم میں ظاہر ہوا، اور وہ صلیب پر اپنے بہائے جانے والے خون کے وسیلہ سے گناہ گاروں کو خُدا کے ساتھ صُلح میں واپس لاتا ہے۔ لہٰذا، جب ہم نے پاک نوشتوں سے یہ ثابت کر دیا، تو پھر ہم اپنے ایمان اور اِقرار میں نہ ہچکچائیں گے کہ وہ واقعی خُدا کا مسیح ہے۔ اس طرح، جو لوگ اُسے جانتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں، اُن کی اُمید حتیٰ کہ کامل دن کی مانند روشن ہوتی جاتی ہے۔ ہم ''قسمت کی ظالمانہ قید'' میں نہیں ہیں، جیسا کہ لوگ کہتے ہیں، بلکہ خُدا کے فرزندوں کی اِس بابرکت اُمید میں چلتے ہیں۔

ایک بار پھر، مسیح کی اُلوہیت کا اِنکار کرنا خُدا کے کلام کا صریح اِنکار ہے۔ مسیح کی الوہیت کا اِنکار کرنا نجات کے واحد راستے کو اِنکار کرنا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی زندہ ایمان کے بغیر زندہ مسیح، جسم میں ظاہر خُدا، میں نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ بائبل کہتی ہے: ''کَون جُھوٹا ہے سِوا اُس کے جو یِسُوعؔ کے مسیح ہونے کا اِنکار کرتا ہے؟ مُخالِفِ مسیح وُہی ہے جو باپ اور بیٹے کا اِنکار کرتا ہے۔ جو کوئی بیٹے کا اِنکار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی نہیں۔ جو بیٹے کا اِقرار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے۔'' (۱۔یوحنا۲: ۲۲۔۲۳)۔ پھر مکاشفہ ۲۱:۸ کہتی ہے: ''سب جُھوٹوں کا حِصّہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جِھیل میں ہو گا'' پس جو کوئی یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کی

اُلوہیت پر ایمان نہیں رکھتا، وہ جھوٹا ٹھہرے، کیونکہ خُدا کا کلام سچ ہے، اور خُدا سچا ہے، کیونکہ اُس نے اپنے بیٹے کی شخصیت میں اپنے کاموں پر اپنی مہر ثبت کر دی ہے۔

زمین پر عبادت

چنانچہ یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کی الوہیت کے اِس بیش بہا قیمتی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے، آیئے مل کر ہمارے خُداوند کے الفاظ دیکھیں جو متی ۴:۱۰ میں ہیں، جب وہ بیابان میں شیطان کی آزمائش کے سامنے تھے۔ شیطان نے یسوع کو یہ پیشکش کی کہ اگر وہ اُس کی عبادت کرے تو وہ اُسے اِس دُنیا کی سلطنتیں دے دے گا۔ اِس پر ہمارے خُداوند نے فرمایا: "اَے شَیطان دُور ہو کیونکہ لِکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سِجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر"۔ وہ صاف کہتا ہے کہ: "کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سِجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر" اور پھر بھی، خود اُس نے زمین پر عبادت اور تعظیم وُصول کی، اور یقیناً جب وہ آسمان میں گیا تو بھی ایسا کیا۔ لہٰذا اگر وہ خُدا نہ ہوتا، تو جو بھی لوگ اُس کی عبادت کرتے تھے اور آج کرتے ہیں وہ تو بُت پرست ہیں، کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ خُدا کے فرزندو "بُت پرستی سے بھاگو" (ا۔کُرنتھیوں ۱۰:۱۴)۔

مگر مُجسم خُدا کے طور پر، ہمارے خُداوند کی عبادت اور تعظیم کی گئی، اور اُس نے اُن کی دُعاؤں اور فریادوں کو سُنا جو اُس کے نام کے وسیلہ سے کی گئی، اور کبھی کسی کو یہ کہنے پر نہیں روکا کہ وہ اپنے جذبات اور درخواستوں کے ساتھ ان کی طرف آئیں۔ انہوں نے حاکم کو نہیں ڈانٹا جب وہ اپنی بیٹی کی شِفایابی کے لیے اُس کی عبادت کرنے آیا (متی ۹:۱۸)۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کو نہیں ڈانٹا جب انہوں نے طوفانی سمندر کو خاموش کرتے دیکھا اور اُس کی عبادت کی (متی ۱۴:۳۳)۔ انہوں نے اُن عورتوں کو نہیں ڈانٹا جو اُس کے جی اُٹھنے کے بعد قبر پر آئیں اور اُس کے قدموں میں گِر کر اُس کے قبر سے زندہ ہونے کے لیے عبادت اور تمجید کی (متی ۲۸:۹؛ لوقا ۲۴:۵۲)۔ کیوں؟ کیونکہ وہ مُجسم خُدا تھا، اور اِسی لیے ہماری عبادت اور تمجید کے لائق ہے۔

دَرحقیقت، یسوع ناصری، جو مُجسم خُدا تھا، نے لوگوں کو اپنی عبادت اور تمجید کرنے کی ترغیب دی۔ یُوحنا ۵:۲۳ کے مُطابق: "سب لوگ بیٹے کی عزت کریں، جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں" اور پھر اِس آیت

کے آخر میں فرمایا: ”جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا“ کتاب مُقدس کی کوئی بات اِس سے زیادہ واضح کیسے ہو سکتی ہے؟ یہاں ہمارے خُداوند کہہ رہے تھے کہ: ”مَیں، بیٹا، باپ کے برابر ہوں؛ ہم ایک ہیں؛ میں آیا ہوں باپ کو ظاہر کرنے کے لیے، اور اگر تم میری عبادت اور عزت نہیں کروگے، تو یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ تم باپ کو نہیں جانتے اور تُم نے رُوح اور سچائی سے خُدا باپ کی عبادت نہیں کی“۔ اِسی طرح اُنہوں نے فرمایا: "جو خُدا سے ہوتا ہے وہ خُدا کی باتیں سنتا ہے" (یوحنا ۸: ۴۷)۔

ایک اور آیت جو اس موضوع پر بہت واضح ہے وہ اعمال ۷ میں ملتی ہے۔ یہاں ہم ستِفنُس شہید کو خُدا کے بیٹے کی حقیقی عبادت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں:

”مگر اُس نے رُوحُ القُدس سے معمُور ہو کر آسمان کی طرف غَور سے نظر کی اور خُدا کا جلال اور یِسُوعؔ کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھ کر، کہا کہ دیکھو! مَیں آسمان کو کُھلا اور اِبنِ آدمؔ کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہُوں۔ مگر اُنہوں نے بڑے زور سے چِلاّ کر اپنے کان بند کر لِئے اور ایک دِل ہو کر اُس پر جَھپٹے۔ اور شہر سے باہر نِکال کر اُس کو سنگسار کرنے لگے اور گواہوں نے اپنے کپڑے ساؤُلؔ نام ایک جوان کے پاؤں کے پاس رکھ دِئے۔ پس یہ ستِفنُس کو سنگسار کرتے رہے اور وہ یہ کہہ کر دُعا کرتا رہا کہ اَے خُداوند یِسُوعؔ! میری رُوح کو قبُول کر۔ پھر اُس نے گُھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پُکارا کہ اَے خُداوند! یہ گُناہ اِن کے ذِمہ نہ لگا اور یہ کہہ کر سو گیا“ (اعمال ۷: ۵۵-۶۰)۔

زبور ۳۱: ۵ کے الفاظ کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ”مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھ میں سَونپتا ہُوں“، ستِفنُس نے نہ صرف خُدا باپ سے دعا کی، نہ صرف مسیح کے وسیلے باپ سے، بلکہ خود خُداوند یسوع مسیح سے دعا کی، اور اپنی آخری سانس تک حقیقی خُدا، ازلی خُدا کے طور پر اُس کی پرستش کی۔ آہ! ہمیں اِس سے بڑی کون سی دلیل چاہیے کہ خُداوند یسوع مسیح کی پرستش، تعظیم، اور عبادت کی جائے، کیونکہ وہ خُدا ہے، حقیقی خُدا، مُجسم خُدا!

دُعا

آئیں اب، اِس کے ایک اور پہلو پر نظر ڈالیں۔ کلامِ مُقدس میں ہر جگہ دُعا کرنے اور خُداوند کے نام کو پُکارنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ زبور ۱۸:۱۴۵ میں فرمایا گیا ہے: ”خُداوند اُن سب کے قریب ہے جو اُس سے دُعا کرتے ہیں یعنی اُن سب کے جو سچّائی سے دُعا کرتے ہیں۔“ پھر نئے عہد نامے میں ہم پڑھتے ہیں: اعمال ۲۱:۲ میں، ”اور یُوں ہو گا کہ جو کوئی خُداوند کا نام لیگا نجات پائیگا“ اور ”جو پاک دِل کے ساتھ خُداوند سے دُعا کرتے ہیں اُنکے ساتھ راستبازی اور اِیمان اور مُحبّت اور صُلح کا طالب ہو "(۲۔ تیمتھیس ۲۲:۲)۔ یہ آیات ہمیں دکھاتی ہیں کہ ہمیں دعا کرنے اور اپنے خُداوند یسوع کے نام کو پُکارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایسے اور بہت سے حوالہ جات ہیں، لیکن ایک خاص آیت واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ جس کا نام ہمیں پکارنا ہے وہ یسوع مسیح ہمارا خُداوند ہے، جو خُدا ہے: ”اُن کے نام جو مسیح یسوع میں پاک کئے گئے اور مُقدس لوگ ہونے کے لیے بُلائے گئے ہیں اور اُن سب کے نام بھی جو ہر جگہ ہمارے اور اپنے خُداوند یسوع مسیح کا نام لیتے ہیں“ (۱۔ کرنتھیوں ۲:۱)۔

آیئے سیاق وسباق پر غور کریں: رسول خُدا کے فرزندوں، جو مقدسین کہلاتے ہیں، کو لکھ رہا ہے۔ وہ روحانی عبادت میں مشغول ہیں۔ وہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی عبادت کر رہے ہیں۔ یہ صرف چند افراد نہیں، بلکہ ہر جگہ کے تمام مُقدسین ایک ہی شخص کو پکار رہے ہیں۔ ذرا سوچیں، ہر جگہ کے تمام مقدسین یسوع مسیح کے نام کو پکار رہے ہیں! اگر وہ صرف ایک انسان ہوتا، تو وہ ایک وقت میں کتنے لوگوں کی سُن سکتا اور ان کی باتیں سمجھ سکتا؟ وہ ہر ایک کے لیے ہمدردی کیسے محسوس کر سکتا، ان کی مدد کیسے کر سکتا، انہیں جواب کیسے دے سکتا، اور سب کی توجہ کیسے مرکُوز رکھ سکتا؟ اگر ایک شخص اپنے دل کا حال آپ کے سامنے رکھے، پھر دوسرا آئے، پھر تیسرا، تو آپ سب کی توجہ کیسے مرکوز رکھ سکتے ہیں؟ اور پھر بیس یا پچاس لوگ اور شامل کریں تو کیا ہو گا؟ آپ مایوس ہو جائیں گے، اور سب کے معاملات کو الگ رکھنے کی کوشش میں الجھ جائے گے! آپ کہیں گے، ”یہ سب ایک انسان کی طاقت سے باہر ہے۔“ اور آپ بالکل درست کہتے ہیں۔

لیکن، ۱۔ کرنتھیوں ۲:۱ کے الفاظ یاد رکھیں: ”مقدسین... ہر جگہ یسوع مسیح کے نام کو پکارتے ہیں۔“ وہ اپنے اہم مسائل اسے پیش کر رہے ہیں، اپنے دل کے سب سے گہرے راز اس کے گوش گزار رہے ہیں، رحم کے لیے پکار رہے ہیں، اپنے گناہوں کا اقرار کر رہے ہیں، اپنے مصائب میں فضل کے لیے دعا کر رہے ہیں، مشکل

وقت میں مدد طلب کر رہے ہیں۔ بعض اس کی پرستش کر رہے ہیں؛ بعض شکر ادا کر رہے ہیں؛ بعض اس کی عبادت کر رہے ہیں، لیکن وہ سب کو سنتا ہے۔ وہ سب کی باتیں سمجھتا ہے؛ ان کی سب درخواستوں کا جواب دیتا ہے۔ اور یاد رکھیں، جیسا کہ مکاشفہ ۵:۱۱ ہمیں بتاتا ہے، عبادت کرنے والے ''لاکھوں اور کروڑوں'' ہیں۔ یہ بے شمار لوگ ہیں، اور پھر بھی وہ سب کی سنتا ہے۔

اے میرے دوست، اگر ایک بھی فریاد نظر اَنداز ہو جائے، یا ایک بھی تعریف کا لفظ نہ سُنا جائے، تو یہ عبادت بے فائدہ اور ناکام ہو جائے، اور یہ ایک نااہل معبُود سے اپیل کے مترادف ہو گا۔ لیکن کوئی دُعا ضائع نہیں ہوتی۔ نہ کوئی اُلجھن ہے، نہ بے ترتیبی، نہ تھکن، نہ یہ کہ وہ کہیں اور مصروف ہے اور بعد میں واپس آنے کو کہا جائے۔ نہیں، کیونکہ خود اس نے ہمیں آنے کی دعوت دی ہے، اور ہر جگہ جو اس کے نام کو پکار رہے ہیں، وہ روزانہ اس کے الٰہی دعوے کی سچائی ثابت کر رہے ہیں: ''اَے محنت اُٹھانے والوں اور بوجھ سے دَبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دُونگا'' (متی ۱۱:۲۸)۔

یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ یسوع ناصری، خُدا کا مسیح، صرف انسان یا خدا کی تخلیق میں سب سے عظیم نہیں، بلکہ خود خُدا ہے، جو سب جانتا ہے، سب دیکھتا ہے، اور ہر جگہ ایک ہی وقت میں موجود ہے۔ ہمارا خُدا ایک ہی وقت میں اپنے لاکھوں لوگوں کی فریاد سُن سکتا ہے اور اپنی الٰہی خوشی اور فضل کے مطابق سب کا جواب دے سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں، یہ نہایت پُر فضل اور تسلی بخش ہے: یہ گِراں قدر ہے کہ ہم اُس مسیح کو جانتے ہیں جو ہمارا عظیم سردار کاہن ہے اور ہمیں سُنتا اور جواب دیتا ہے، حالانکہ دُنیا بھر میں اُس کے لاکھوں خون سے خریدے ہوئے لوگ بھی اُسی وقت میں اُس سے فریاد کر رہے ہوتے ہیں!

آسمان پر پرستش

پھر ہم مکاشفہ کے اُن مناظر کو دیکھتے ہیں جن میں آسمان پر موجود نجات یافتہ لوگوں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ ہمیں وہاں پر کیا ملتا ہے؟ مکاشفہ ابواب ۵، ۷، ۱۵، ۱۸، ۲۱، اور ۲۲ کا مطالعہ کریں جو تصویر کشی کرتے ہیں کہ وہ لوگ خُدا کے بَرے یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، خُدا کے اَزلی بیٹے کی پرستش کر رہے ہیں جو سب پر اَبد تک

خُدائے محمود ہے۔ پھر اگر کوئی اس بات پر اعتراض کرے کہ بہت سے مقامات پر برّے کو تخت پر نہیں بلکہ خُدا کے دہنے ہاتھ دِکھایا گیا ہے تو اُسے چاہیے کہ مکاشفہ ۳:۲۲ کی طرف متوجہ ہو اور دیکھیں کہ جب یسوع ناصری، خُدا کا مسیح، بادشاہی کے کام کو مکمل کر کے اُسے خُدا کے حوالے کر دے گا (۱-کرنتھیوں ۱۵:۲۴-۲۸)، تو اُس وقت خُدا مُختارِ کُل ہو گا، اور خُدا اور برّے کا تخت نئے آسمان میں ہو گا، اور خُدا کے سب فرزند اُس کی خدمت کریں گے۔

جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہو کہ اَبدیت میں ہم کبھی بھی خُدا کو اُس کی اصل ذات کے اعتبار سے، بطورِ رُوح، نہیں دیکھیں گے (۱۔ تیمتھیس ۲:۱۴-۱۶)، بلکہ ہم اُسے اُس کے بیٹے میں دیکھیں گے یعنی ناصرت کے یسوع میں، خُدا کے مسیح میں، برّہ میں، جو مُجسم خُدا ہے۔ ہم ہمیشہ اُسی کی پرستش کریں گے، اُسی کی حمد کریں گے، اُسی کی عبادت کریں گے، اور برّہ کے پیچھے پیچھے چلیں گے جہاں کہیں وہ جائے۔ اے عزیز دوست! کیا تم خُدا کے اس مسیح کو اُس زندہ، محبت بھری اور دائمی نجات کی رفاقت میں جانتے ہو؟ مَیں پھر کہتا ہوں: اُسے جاننے سے مُراد اُس سے محبت کرنا، اور اُس کی پیروی کرنا ہے۔

وہ آیتِ مقدسہ جو ہمیشہ کے لیے اُن لوگوں کے منہ بند کر دیتی ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خُدا کا بیٹا، خُدا نہیں بلکہ محض کوئی اور ہَستی ہے، وہ ا یوحنا ۵:۲۰ ہے: "خُدا کا بیٹا آ گیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اُس کو جو حقیقی ہے جانیں اور ہم اُس میں جو حقیقی ہے یعنی اُس کے بیٹے یِسُوع مسیح میں ہیں۔ حِقیقی خُدا اور ہمیشہ کی زِندگی یِہی ہے۔" آمین ثم آمین!

۵۔ عظیم "میں ہوں"

میرے دل کی پکار یہ ہے کہ مسیح ہماری روحانی آنکھوں کے سامنے سربلند کیا جائے، ہمارے فہم میں داخل ہو، اُس سے پُورے دل سے محبت کی جائے، اور ہم اُسے اُس کے تمام عُہدوں میں یعنی نبی، کاہن، اور بادشاہ کے طور پر اُسے قبول کریں۔

کتابِ مقدس کے صفحات پر ایک عظیم اور قیمتی سچائی موجود ہے جو اُس کی اُلوہیت کو ظاہر کرتی ہے، یعنی وہ خُدا ہے، حقیقی خُدا، اور یہ سچائی ناقابلِ تردید ثبوت کے ساتھ یہ ہے کہ نئے عہد نامہ میں یسوع ناصری، خُدا کا مسیح، اپنے بارے میں ''مَیں ہوں'' کہتا ہے، جو فوراً انہیں پرانے عہد نامہ کے خُداوند خُدا یہواہ، عظیم ''مَیں ہوں'' کے ساتھ منسلک کرتا ہے؛ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ جو دعویٰ کرتا ہے وہ سچ ہے: وہ گویا جسم میں خُدا کا ظہور ہے۔

خروج ۳ باب کو ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ خُدا نے موسیٰ کے سامنے اپنے آپ کو عظیم ''مَیں ہوں'' کے طور پر کیسے ظاہر کیا۔ آیات ۲-۱ میں بتایا گیا ہے کہ خُداوند کا فرشتہ موسیٰ کے سامنے جلتے ہوئی جھاڑی میں ظاہر ہوتا ہے؛ اور آیات ۴-۳ میں موسیٰ اس عظیم منظر کو دیکھنے کے لیے مُڑتا ہے۔ پھر آیات ۶-۵ میں خُدا موسیٰ سے فرماتا ہے: ''تب اُس نے کہا اِدھر پاس مت آ۔ اپنے پاؤں سے جُوتا اُتار کیونکہ جِس جگہ تُو کھڑا ہے وہ مُقدّس زمِین ہے۔ پِھر اُس نے کہا کہ مَیں تیرے باپ کا خُدا یعنی ابرہاؔم کا خُدا اور اِضحاقؔ کا خُدا اور یعقُوبؔ کا خُدا ہُوں۔ مُوسیٰؔ نے اپنا مُنہ چِھپایا کیونکہ وہ خُدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا''۔

مزید براں آیات ۱۰-۷ میں خُدا موسیٰ کو بتاتا ہے کہ اس نے مصر کی غلامی میں اپنے لوگوں کے دُکھ کو دیکھا اور اُن کی رہائی کی پُکار سُنی، اور اس لیے وہ موسیٰ کو اپنے لوگوں کی قیادت کے لیے بھیجنے والا ہے تاکہ انہیں اِس بھیانک غلامی سے نکال سکے۔ آیات ۱۲-۱۱ میں خُدا موسیٰ کے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتا ہے، جس پر موسیٰ سوال کرتا ہے۔ پھر خُدا اپنے نام ''مَیں ہوں'' کے عظیم مکاشفے سے جواب دیتا ہے کہ:

''مُوسیٰؔ نے خُدا سے کہا مَیں کَون ہُوں جو فِرعونؔ کے پاس جاؤُں اور بنی اِسرائیل کو مِصرؔ سے نِکال لاؤُں؟ اُس نے کہا مَیں ضرُور تیرے ساتھ رہُوں گا اور اِس کا کہ مَیں نے تُجھے بھیجا ہے تیرے لِئے یہ نِشان ہو گا کہ جب تُو اُن لوگوں کو مِصرؔ سے نِکال لائے گا تو تُم اِس پہاڑ پر خُدا کی عِبادت کرو گے تب مُوسیٰؔ نے خُدا سے کہا جب مَیں بنی اِسرائیل کے پاس جا کر اُن کو کہُوں کہ تُمہارے باپ دادا کے خُدا نے مُجھے تُمہارے پاس بھیجا ہے اور وہ مُجھے کہیں کہ اُس کا نام کیا ہے؟ تو مَیں اُن کو کیا بتاؤُں؟ خُدا نے مُوسیٰؔ سے کہا مَیں جو ہُوں سو مَیں ہُوں۔ سو تُو بنی اِسرائیل سے یُوں کہنا کہ مَیں جو ہُوں نے مُجھے تُمہارے پاس بھیجا ہے'' (۱۱-۱۴)۔

جب خُدا نے موسیٰ کو یہ عظیم نام ”مَیں جو ہُوں سو ہُوں“ بتایا، تو وہ انہیں یہواہ کے معنی سمجھا رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا: ”مَیں تھا، مَیں ہوں، اور ہمیشہ ایک جیسا رہوں گا، کل، آج اور ہمیشہ، کیونکہ میں اپنے لوگوں کا اَبدی نجات دَہندہ ہوں، جو عہد باندھنے اور عہد قائم رکھنے والا خُدا ہوں۔“

میرے عزیز، یہ نام خُدا کی اصل ذات کی نمائندگی کرتا ہے۔ نئے عہد نامہ میں ہمارا خُداوند یسوع اِسے اپنی ازلی ذاتِ الٰہی اور الُوہیت کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ یوحنا۸ میں یہ واضح ہوتا ہے، جہاں وہ یہودیوں سے بات کر رہا ہے۔ آیات ۵۱۔۵۳ میں اُس نے فرمایا:

”مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا تو اَبد تک کبھی مَوت کو نہ دیکھے گا۔ یہُودِیوں نے اُس سے کہا کہ اب ہم نے جان لِیا کہ تُجھ میں بدرُوح ہے ابرہاؔم مَر گیا اور نبی مَر گئے مگر تُو کہتا ہے کہ اگر کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا تو اَبد تک کبھی مَوت کا مزہ نہ چکّھے گا۔ ہمارا باپ ابرہاؔم جو مَر گیا کیا تُو اُس سے بڑا ہے؟ اور نبی بھی مَر گئے۔ تُو اپنے آپ کو کیا ٹھہراتا ہے؟“

ہمارے خُداوند نے جواب دیا: ”تُمہارا باپ ابرہاؔم میرا دِن دیکھنے کی اُمید پر بُہت خُوش تھا چُنانچہ اُس نے دیکھا اور خُوش ہُوا۔ یہُودِیوں نے اُس سے کہا تیری عُمر تو ابھی پچاس بَرس کی نہیں پِھر کیا تُو نے ابرہاؔم کو دیکھا ہے؟ یِسُوعؔ نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ پیشتر اُس سے کہ ابرہاؔم پَیدا ہُؤا مَیں ہُوں۔ پس اُنہوں نے اُسے مارنے کو پتّھر اُٹھائے مگر یِسُوعؔ چِھپ کر ہَیکل سے نِکل گیا۔“ (۵۶۔۵۹)۔

آپ نے دیکھا کہ وہ یہودی یہ سمجھ گئے تھے کہ ”پیشتر اس سے کے ابرہام پیدا ہوا، مَیں ہوں“ یہ کہنے سے وہ اپنے آپ کو پُرانے عہد نامے کا یہواہ خُدا کہہ رہا ہے۔ اِسی وجہ سے یہودیوں نے پتھر اٹھا کر اُسے سنگسار کرنے کوشش کی، کیونکہ یسوع نے دعویٰ کیا کہ وہ جسم میں خُدا کا ظہور ہے۔

جب اُس نے عظیم ”مَیں ہوں“ یعنی یہواہ خُدا کے طور پر اپنی شناخت کروائی تو وہ کیا ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا؟ میرے دوست! وہ اپنے آپ کو قائم بالذات ہستی، مطلق اور لازمی الوہیت قرار دے رہا تھا۔ جیسا کہ اُس کے بارے میں یوحنا ۱:۱ میں لکھا ہے کہ: ”ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا“ اور وہ یہی کلام تھا جو خُدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ پھر، بطورِ مطلق الوہیت، اسی یسوع ناصری خُدا کے مسیح کے بارے

میں کلسیوں ۲:۹ میں یوں فرمایا گیا ہے کہ "کیونکہ اُس میں الُوہیت کی ساری معموری مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔"

اس نے اپنے آپ کو ازلی قرار دیا،وہ جو ازل سے ہے،"نہ اُس کی عُمر کا شرُوع نہ زِندگی کا آخر" (عبرانیوں ۷:۳)۔اُس نے اپنے آپ کو وہ ناقابلِ تفہیم قرار دیا جس کی راہیں "بے نشان" ہیں (رومیوں ۱۱:۳۳)۔

اُس نے اپنے آپ کو وہ غیر مّتبدِل ذات کہا "یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے" (عبرانیوں ۱۳:۸)؛ اور اسی طرح اُس نے اپنے آپ کو وہی قرار دیا جو ملاکی ۳:۶ میں فرماتا ہے کہ "میں خُداوند لاتبدیل ہوں۔"

اُس نے کہا کہ وُہ ہر جگہ موجود ہے ، جیسا کہ اُس نے فرمایا: "دیکھو، میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" (متی ۲۸:۲۰)۔

اُس نے کہا کہ وُہ ہمہ گیر ذات ہے: "خُداوند خُدا جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے یعنی قادِرِ مُطلق فرماتا ہے کہ مَیں الفا اور اومیگا ہُوں۔۔۔۔ مَیں اوّل اور آخِر۔ اور زِندہ ہُوں۔ مَیں مَر گیا تھا اور دیکھ ابدُالآباد زِندہ رہُوں گا اور مَوت اور عالَمِ ارواح کی کُنجِیاں میرے پاس ہیں۔" (مکاشفہ ۱:۸،۱۷۔۱۸)۔

اُس نے اپنے آپ کو کامل طور پر کفایت کرنے والی ذات کہا، کیونکہ اُس نے فرمایا: "آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے" (متی ۲۸:۱۸)۔

اُس نے اپنے آپ کو واحد راستہ قرار دیا جب اُس نے کہا: "راہ، حق اور زندگی میں ہوں؛ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا" (یوحنا ۱۴:۶)۔ یہ یسعیاہ ۴۵:۲۲ کے عین مطابق ہے، جہاں وہ فرماتا ہے: "تم میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ، کیونکہ میں خُدا ہوں، اور میرے سِوا کوئی نہیں۔"

پس چونکہ اس قیمتی نام "مَیں ہوں" کا استعمال بار بار اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے، اور چونکہ صحائف جھوٹ نہیں بول سکتے، اس لیے میں اپنے تمام دل و جان سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ یسوع ناصری خُدا سے حقیقی خُدا، خُدا بیٹا، خُدا کا بیٹا، اور مبارک ذاتِ الٰہی کا اُقنوم ہے۔

ہم نے اس نام ''مَیں ہوں'' کے متعلق کلامِ مقدس کی تمام شہادتیں ابھی ختم نہیں کیں! ناصرت کے یسوع، خُدا کے مسیح، نے اس نام کو بار بار استعمال کیا۔ یوحنا میں اُس نے فرمایا: ''اگر تم یہ یقین نہ کرو کہ مَیں ہی ہوں، تو تم اپنے گناہوں میں مرو گے۔''

وہ یہ کہہ رہا ہے کہ اگر تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں، تو تم اپنے گناہوں میں مرو گے۔ اگر تم یہ ایمان نہ لاؤ کہ مَیں ہی مسیح ہوں، موعُودہ نجات دہندہ، خُدا کا قُدوس، مُطلق الوہیت کا حامل، اور میرے اختیار کے آگے بطور خُداوند سرِ تسلیم خم نہ کرو، تو تم اپنے گناہوں میں مرو گے۔ وہ وہی زبان استعمال کرتا ہے جو یسعیاہ ۴۳:۲۵ میں ہوئی ہے: ''مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں، جو تیری خطاؤں کو اپنے ہی سبب سے مٹا دیتا ہوں'' اور یسعیاہ ۵۱:۱۲ کے مُطابق: ''مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں، جو تمہیں تسلی دیتا ہوں۔'' جہاں کہیں ہمارا خُداوند ''مَیں ہوں'' کا یہ اظہار یا نام استعمال کرتا ہے، وہ اسے نہایت زور اور تاکید کے ساتھ استعمال کرتا ہے، اور یونانی متن بعینہٖ وہی زبان ظاہر کرتا ہے جو پرانے عہد نامے میں پائی جاتی ہے: ''مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں۔'' لہٰذا، اِن صحائف کی سچائی اور زور کو رد کرنا ناممکن ہے، جیسے یوحنا ۸:۵۸ میں ہے کہ: ''کہ ''پیشتر اُس سے کہ ابرہام پیدا ہوا، میں ہوں''۔ اُس نے یہ نہیں کہا کہ ''پیشتر اس سے کے ابرہام پیدا ہوا، مَیں تھا''، بلکہ کہا: ''پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہوا، مَیں ہوں''۔۔۔۔ مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں''۔ یا جیسا کہ زبور ۹۰:۲ میں بیان ہوا ہے: ''اِس سے پیشتر کہ پہاڑ پَیدا ہُوئے یا زمِین اور دُنیا کو تُو نے بنایا۔ ازل سے اَبد تک تُو ہی خُدا ہے''۔

اب آیئے ہم تاکیدی اظہار ''مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں'' کو مقدس یوحنا کی انجیل میں مذکور سات ''مَیں ہُوں'' کے بیانات کے ساتھ استعمال کریں اور دیکھیں کہ یہ کس قدر فضل، خوبصورتی اور برکت کے ساتھ اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ ہمارا خُداوند یسوع اپنے لوگوں کے لیے کیا ہے۔ سب سے پہلے ہم یوحنا ۶: ۳۵ اور ۵۱ پر نظر کر ڈالتے ہیں۔ وہاں وُہ فرماتا ہے: ''مَیں زندگی کی روٹی ہوں'' یعنی مَیں، ہاں میں ہی ہوں، زندگی کی روٹی۔ اور پھر: ''مَیں ہُوں وہ زِندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے تو اَبد تک زِندہ رہے گا بلکہ جو روٹی مَیں جہان کی زِندگی کے لِئے دُوں گا وہ میرا گوشت ہے''۔ یہ کتنی قیمتی حقیقت ہے: کہ خود مسیح ہی ہماری نجات ہے اور اُس کے سوا کوئی اور نہیں۔ ہمیں اُسی پر ایمان لانا، اُسی پر بھروسا کرنا، اور

اُسی کو اپنی روحانی غذا کے طور پر قبُول کرنا ہے؛ کیونکہ اُس نے فرمایا: ''مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں؛ میرے سِوا کوئی نہیں''۔

ایک بار پھر یوحنا ۸: ۲۴ پر غور کریں: ''اگر تم یہ ایمان نہ لاؤ کہ مَیں ہی ہوں، تو تم اپنے گناہوں میں مروگے''۔ پس اے میرے دوست، اگر ہم یہ ایمان نہ رکھیں کہ ناصرت کا یسوع، خُدا کا مسیح، مُطلق الوہیت ہے۔ یعنی خُدا جو جسم میں ظاہر ہوا تا کہ اپنی قربانی کے وسیلہ سے ہمارے گناہوں کو اُٹھا لے، تو ہم اپنے گناہوں میں مریں گے۔ اور جہاں موت ہمیں ہمارے گناہوں میں پالے گی، وہاں ابدیت ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تھام لے گی، تا کہ ہم اُن گناہوں کی سزا آتشیں جھیل کے شعلوں میں بھگتیں۔

اب یوحنا ۸: ۱۲ کو دیکھیں: ''اُس نے اُن سے کہا تُم نیچے کے ہو۔ مَیں اُوپر کا ہُوں۔ تُم دُنیا کے ہو۔ مَیں دُنیا کا نہیں ہُوں'' یہاں بھی وہی تاکیدی اظہار استعمال ہوا ہے: ''مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں، دُنیا کا نور''

صرف اُسی میں رُوحانی نُور اور اُمید ہے؛ اُس کے سوا کوئی دوسرا نور نہیں۔ یہ بات نہایت واضح اور قطعی ہے: وہی واحد نُور ہے! وہی خُدا ہے جو ناصرت کے یسوع کے طور پر اُترا، خُدا کا مسیح، تا کہ ہمیں نور بخشے، نجات کا رُوحانی نُور اور ہمارے دلوں میں اپنا نور چمکائے، تا کہ خُدا کے جلال کی پہچان کا نُور یِسُوع مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہو۔ (۲۔ کرنتھیوں ۴: ۶)۔

اب ہم یوحنا ۹: ۱۰ کی طرف بڑھتے ہیں، جہاں ہم خُداوند یسوع کو یہ فرماتے سنتے ہیں: دَروازہ مَیں ہُوں۔ اگر کوئی مُجھ سے داخِل ہو تو نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارا پائے گا'' یہاں پھر وہی زور دار اعلان ہے: ''مَیں، ہاں مَیں ہی ہوں، دروازہ، واحد راستہ''۔ کیونکہ خُدا کی طرف واپس آنے کا میرے سوا کوئی اور راستہ نہیں؛ اگر تم میرے وسیلہ سے نہ آؤ گے تو تم ابدی طور پر ہلاک ہو جاؤ گے۔

پھر یوحنا ۱۰: ۱۱ میں وہ کہتا ہے کہ ''پھر اسی تاکیدی انداز میں فرمایا گیا: مَیں، ہاں مَیں ہی اچھا چرواہا ہوں؛ میرے سوا کوئی اچھا چرواہا نہیں۔ اور چونکہ مَیں ہی واحد اچھا چرواہا ہوں، اس لیے مَیں بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہوں۔ صرف اسی صورت میں یعنی اپنی جان دے کر اور بھیڑوں کے لیے مَر کر تا کہ وہ نجات پا سکیں۔

اے عزیز دوست، ذرا سنو!

پس یہ بات نہایت واضح اور پُر زور ہے کہ تمھیں ایک ہی اچھے چرواہے پر ایمان لانا اور اسی پر بھروسا کرنا لازم ہے، ورنہ تم اپنے گناہوں میں مَر و گے اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہو گے۔ آسمان کے نیچے کوئی اور نام نہیں دیا گیا جس کے وسیلہ سے ہمیں نجات ملے، سوائے یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کے نام کے!

یوحنا ۱۱:۲۵-۲۶ میں ہم یسوع کو مرتھا سے یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ: "۔۔۔۔قیامت اور زِندگی تو مَیں ہُوں۔ جو مُجھ پر اِیمان لاتا ہے گو وہ مَر جائے تَو بھی زِندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زِندہ ہے اور مُجھ پر اِیمان لاتا ہے وہ اَبد تک کبھی نہ مَرے گا۔ کیا تُو اِس پر اِیمان رکھتی ہے؟"

ہاں، میں اس پر ایمان رکھتا ہوں، کیونکہ وہ تاکیداً فرماتا ہے: "مَیں، ہاں مَیں ہی، قیامت اور زندگی ہوں۔" یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کے سوا کوئی اور نہیں جو گنہگاروں کی راست بازی کے لیے مرُدوں میں سے جی اُٹھا ہو۔ وہ جو تھا اور جو ہے، حقیقی خُدا، جو انسانی جسم میں ظاہر ہوا۔ صرف اُسی کے وسیلہ سے ہی ہم گناہ اور موت کی قبر سے زندہ کیے جاسکتے ہیں، وہاں تک جہاں دوسری موت کا ہم پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔

پھر یہ بھی فرمایا کہ "یِسُوعؔ نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زِندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسِیلہ کے بغَیر باپ کے پاس نہیں آتا" وہ زور دے کر کہتا ہے: "مَیں، ہاں مَیں ہی، باپ کے پاس جانے کا واحد راستہ ہوں، کیونکہ مَیں ہی راہ اور حق اور زندگی ہوں۔" کاش اس عظیم سچائی کی قوت ہماری جانوں کو جکڑ لے! یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کے بغیر ہم ہمیشہ کے لیے کھوئے ہوئے ہیں؛ کیونکہ اگر ہم اُس پر اور اُس کی مُطلق اُلوہیت پر ایمان نہ لائیں تو ہمارے پاس باپ تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں، نہ ہمارے گناہوں سے پاکیزگی اور معافی ہے، بلکہ ہم اب بھی خُدا کے غضب کے ماتحت ہیں!

یہاں یوحنا ۱۵:۵ میں ایک اور بیان ملتا ہے۔ خُداوند یسوع نے فرمایا: "مَیں انگُور کا درخت ہُوں تُم ڈالیاں ہو۔ جو مُجھ میں قائِم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وُہی بُہت پَھل لاتا ہے کیونکہ مُجھ سے جُدا ہو کر تُم کُچھ نہیں کرسکتے" یہاں پھر زور دے کر کہا گیا ہے: "مَیں ہی، بلکہ مَیں ہی انگور کا درخت ہوں، اور اگر تم مجھ پر ایمان نہ لاؤ، مجھ پر

بھروسانہ رکھو، اور میرا حصہ بن کر رُوح کا پھل لانے والی ڈالی نہ بنو، تو تم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ صرف میری زندگی کے وسیلہ سے ہی تم زندہ رہ سکتے ہو، اور مجھ میں اور میرے باپ میں ہمیشہ قائم رہ سکتے ہو۔"

اَے میرے عزیز دوست! کیا آج تم ان تمام صحائف کی قوت اور اثر کو محسوس کرتے ہو؟ یہ سب ہمیں یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کی کامل اور مُطلق اُلوہیت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور اگر ہم ایمان کے وسیلہ سے اس میں نہ ہوں۔ اگر ہم نے اپنی جانیں اس کے سپرد نہ کی ہوں، مکمل انسان کو مکمل مسیح کے حوالے نہ کیا ہو، تو ہم ہمیشہ اپنے گناہوں میں زندہ رہیں گے، اور خُدا کے مُنصفانہ غضب کے تحت قائم رہیں گے۔

آہ! مَیں ہر ایک سے فریاد کرتا ہوں: اُس پر بھروسا رکھو، اُس پر ایمان لاؤ، اُسی پر تکیہ کرو، کیونکہ اُس کے بغیر تم ہمیشہ کے لیے کھوئے ہوئے ہو۔ میری دعا ہے کہ زندہ خُدا کا روح اپنے کلام کو تمہارے دل تک پہنچائے، تاکہ تم کامل اعتماد اور ایمان کے ساتھ اس کے حضورِ گر پڑو، اور اپنی زندگی کے خُداوند اور نجات دہندہ کے طور پر اس کے آگے جُھک جاؤ۔

٦۔ سچائی پر چلنا

یہاں ہم یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کی الوہیت کے اس مطالعہ کے اختتام پر پہنچتے ہیں۔ اس آخری حصے کا عنوان ہے: "یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کی اُلوہیت میرے لیے کیا معنی رکھتی ہے۔"

مَیں اکثر اپنے آپ سے یہ سوالات کرتا ہوں کہ کیا مَیں صرف کلامِ مقدس سے ان سچائیوں کو تلاش کرتا ہوں اور انہیں یوں بیان کرتا ہوں جیسے کوئی استاد جماعت میں پڑھاتا ہے، مگر خود ان کا کوئی تجرباتی علم نہیں رکھتا؟ کیا میں محض اس لیے ان سچائیوں کو درست مان لیتا ہوں کہ وہ بائبل میں لکھی ہوئی ہیں؟ کیا ان کا میرے لیے کوئی عملی نتیجہ نہیں؟ کیا میں ان سچائیوں کا صرف اس لیے اقرار کرتا ہوں کہ مجھے بچپن سے یہی سکھایا گیا ہے، لیکن ان تبدیلیوں سے بالکل ناواقف ہوں جو ان لوگوں کی زندگیوں میں واقع ہوتی ہیں جنہوں نے انہیں قبول کیا ہے؟ کیا میں ان سچائیوں کے تجرباتی علم میں چلتا ہوں؟ جسم میں ظاہر ہونے والے خُدا کی فروتنی میرے لیے کیا معنی رکھتی ہے؟ کیا میں اُسے جانتا ہوں؟ کیا وہ میرا ہے؟

میرے دوست، مجھے خُدا کے کلام کی روشنی میں اپنے آپ کو جانچنا اچھا لگتا ہے کہ آیا میں ایمان میں ہوں یا نہیں (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۳)، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے پاس الٰہی سچائی کا صرف دماغی علم ہو، مگر یہ سچائیاں میرے جذبات میں داخل نہ ہوئی ہوں اور میری زندگی کو تبدیل نہ کرسکی ہوں۔

دیکھیے، مَیں دھوکہ کھانا نہیں چاہتا، بلکہ روز بروز خُداوند میں چلنا چاہتا ہوں۔ اسی لیے مَیں چاہتا ہوں کہ آپ کے دلوں کے سامنے یہ بیان کروں کہ یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کی الُوہیت کا یہ مبارک موضوع میرے لیے، بطور خُدا کے ایک فرزند کے، کیا معنی رکھتا ہے، ایک ایسا شخص جو مسیح یسوع میں خُدا کے فضل سے نجات پایا ہے۔ کیا آپ سنیں گے؟

اوّل، میرا دل اُس کی عظیم محبت پر اُس کی حمد کرتا ہے جس نے اُسے آسمان کی بلندیوں کو چھوڑ کر زمین کی گہرائیوں میں آنے پر آمادہ کیا، تاکہ مجھ جیسے گنہگار کو نجات دے۔ جب مَیں اُس کے کلام میں پڑھتا ہوں کہ وہ بنائے عالم سے پیشتر ہی خُدا کا برّہ ٹھہرایا گیا، تو مَیں سمجھتا ہوں کہ اُس نے عبرانیوں ۱۳:۲۰ میں بیان کیے گئے ابدی عہد کی شرائط کو قبول کیا کہ وہ میرے گناہوں کے لیے اپنا قیمتی خون بہائے۔ کیونکہ کلام یہ اعلان کرتا ہے کہ ا۔پطرس ۱:۱۸۔۲۰ کے مطابق "۔۔۔ایک بے عَیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خُون سے۔ اُس کا عِلم تو بِنایِ عالَم سے پیشتر سے تھا"۔ تاکہ وہ اپنی ہی قربانی کے وسیلہ سے میرے گناہوں کو اٹھا لے۔

اُسے یہ کرنے کی کوئی مجبوری نہ تھی۔ اُس نے یہ آزاد محبت سے کیا؛ اُس نے یہ آزاد فضل سے کیا؛ اُس نے یہ آزاد رحم سے کیا۔ یا جیسا کہ یسعیاہ ۳۸:۱۸ میں لکھا ہے: "دیکھ میرا سخت رنج راحت سے تبدِیل ہُؤا۔ اور میری جان پر مِہربان ہو کر تُو نے اُسے نیستی کے گڑھے سے رہائی دی۔ کیونکہ تُو نے میرے سب گُناہوں کو اپنی پِیٹھ کے پِیچھے پھینک دِیا"

میرا خُدا پر کوئی حق نہیں، کیونکہ دیکھیے، میں جہنم کے سوا کسی چیز کا مستحق نہیں تھا۔ جو کچھ خُدا نے مسیح میں میرے لیے کیا، اُس نے آزاد محبت اور آزاد فضل سے کیا۔ اُس نے یہ اپنی مرضی سے کیا، کیونکہ اُس نے مجھ

سے محبت کی! یہی بات اُس کا کلام یوحنا ۱۰:۱۷-۱۸ میں مجھے بتاتا ہے: ''میں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ اُسے پھر لے لوں۔ کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں، بلکہ میں اُسے آپ ہی دیتا ہوں۔''

اور اُس نے اپنی جان کس کے لیے دی؟ اپنی بھیڑوں کے لیے، جو مجھ جیسی غریب گنہگار ہیں۔ فلپیوں ۲:۷-۸ ہمیں بتاتی ہے کہ اُس نے ''۔ اپنے آپ کو خالی کر دیا، اور خادِم کی صورت اختیار کی، اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا؛ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا، اور یہاں تک فرمانبردار رہا کی موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔''

آہ! وہ مجھ سے ایسی محبت کیوں کرے کہ میرے لیے یہ سب کچھ برداشت کرے؟ پھر بھی مَیں خُدا کی حمد کرتا ہوں اُس ایمان کے لیے جو وہ مجھے دیتا ہے تا کہ مَیں اُس پر بھروسا رکھوں، اور پولس رسول کے ساتھ یہ کہہ سکوں ''جس کا مَیں نے یقین کیا ہے اُسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے'' (۲۔ تیمتھیس ۱:۱۲)۔

دیکھو، اے عزیز دوست! خُداوند یسوع مسیح خُدا ہے، حقیقی خُدا، لیکن وہ اِس دُنیا میں آیا، عورت سے پیدا ہوا، شریعت کے ماتحت ہو گیا، تا کہ وہ اپنے غریب گنہگار لوگوں کو شریعت کی لعنت سے مخلصی دے۔ وہ جو ازل سے کلام تھا، ازلی ''لوگوس''، مجسم ہوا تا کہ وہ خُدا کو واضح کرے اور اپنی غریب گنہگار مخلوق پر اُسے ظاہر کرے۔ اس بات پر میرا دل اُس کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اُس نے جسم اختیار کیا اور یسوع ناصری بنا، تا کہ اُسی انسانی بدن میں وہ اپنے لوگوں کے گناہوں کے لیے مَرے، اور اپنی عدول شریعت کے تقاضوں کو پورا کرے، تا کہ ہمیں خُدا کے ساتھ میل ملاپ میں لے آئے جیسا کہ ۲۔ کرنتھیوں ۵:۱۷-۲۱ میں لکھا ہے۔

میری ضرورت کو دیکھ کر اور جان کر، وہ آیا اور اُس نے اُسے پورا کیا! اور اَے عزیز، میں اس خیال کو اپنی پوری جان سے عزیز رکھتا ہوں۔ کیا تم نے غور کیا؟ میری ضرورت کو دیکھ کر اور جان کر، وہ آیا اور اُس نے اُسے پورا کیا! یہی وہ کام ہے جو اُس نے میرے لیے کیا۔ جیسا کہ یسعیاہ ۵۳:۵ کہتا ہے کہ وہ میری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا، اور میری بد کرداری کے باعث کُچلا گیا میری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی، تا کہ اُس کے مار کھانے سے میں گناہ کے زخم اور شرمندگی سے شفا پاؤں۔

مَیں تم سے کہتا ہوں، اَے میرے عزیز دوست، اگر الُوہیت ہماری انسانی فطرت کو اختیار نہ کرتی تو کوئی فدیہ نہ ہوتا۔ رومیوں ۸: ۳۔ ۴ کہتا ہے: ''اِس لیے جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی، خُدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گُناہ آلُود جسم کی صورت میں اور گناہ کی قُربانی کے لیے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا، تاکہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں''۔ دیکھو، اگر یسوع ناصری الٰہی ذات نہ ہوتا؛ اگر وہ خود خُدائے مجسم نہ ہوتا، تو ہمارے پاس کوئی عوضی نہ ہوتا؛ کوئی ایسا نہ ہوتا جو ہماری خاطر شریعت کی راستبازی کو پورا کرتا۔ ہم اب تک اپنے گناہوں میں مُردہ ہوتے، بغیر اُمید اور بغیر خُدا کے، جہنم کی اَبدی ہلاکت کی طرف جا رہے ہوتے!

لیکن مَیں تم سے پوچھتا ہوں: کیا تم یہ جانتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر الُوہیت ہماری انسانی فطرت کو اختیار نہ کرتی تو کوئی نجات نہ ہوتی؟ اے منکرو! اے مُلحدو! اے بدعتیوں اور بے ایمان لوگو! تم جو مسیح کی الوہیت پر ایمان نہیں رکھتے؛ تم جو نہیں مانتے کہ مسیح تثلیثِ اقدس کا دوسرا اقنوم ہے، ازلی بیٹا، خُدا بیٹا۔ میں تم سے اپنی جان کی ساری محبت کے ساتھ کہتا ہوں: میرے دوست، تمھیں نجات کی کوئی اُمید نہیں، گناہوں کی معافی کی کوئی اُمید نہیں، آسمان کی کوئی اُمید نہیں! اور تم تیزی سے اُسی جگہ کی طرف جا رہے ہو جس کا تم اِنکار کرتے ہو—یعنی جہنم!

آہ! مَیں خُدا کی حَمد کرتا ہوں کہ اُس نے اپنے آپ کو میری جان پر ظاہر کیا! مَیں اپنے مبارک خُداوند کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے میری ضرورت کو جانا اور اپنی فروتنی کے وسیلہ سے اُسے پورا کیا، زمین پر آکر، میری مشابہت میں، گناہ کے بغیر تاکہ وہ اپنی ذات کی قربانی کے وسیلہ سے گناہ کو مٹا دے!

کیا تم جانتے ہو کہ مَیں ایک اور بات پر بھی اُس کی حمد کرتا ہوں؟ مَیں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے رُوح القدس کو بھیجا تاکہ یہ سب کچھ میری روح کے لیے حقیقت بن جائے؛ تاکہ وہ مجھے گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں قائل کرے: گناہ کے بارے میں اس لیے، کیونکہ مَیں خُدا پر ایمان نہ لایا تھا (یعنی بے ایمانی کا گناہ)؛ راستبازی کے بارے میں اس لیے، کیونکہ مجھے مسیح کی راستبازی کی ضرورت تھی؛ اور عدالت کے بارے میں اس لیے، کیونکہ میں جلد ہی شیطان کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محکوم اور ہلاک ہو جاتا (یوحنا ۱۶: ۷-۱۱)۔

دوم یہ کہ میرے لیے یسوع ناصری، خُدا کے مسیح کی الوہیت کی مبارک حقیقت کا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس ایک خُدا-انسان ہے جو جلال کے تخت کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے میرا نمائندہ، میرا سردار، اور میرا عظیم سردار کاہن جو میری کمزوریوں کے احساس سے متاثر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کلامِ مقدس فرماتا کرتا ہے: "کیونکہ خُدا ایک ہے، اور خُدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔" (۱۔ تیمتھیس ۲:۵)۔

وہ وہاں موجود ہے! وہ واحد درمیانی، وہ وہاں ہے جسے "سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بننا لازِم ہوُا تاکہ اُمت کے گُناہوں کا کفارہ دینے کے واسطے اُن باتوں میں جو خُدا سے علاقہ رکھتی ہیں ایک رحم دل اور دیانت دار سردار کاہن بنے کیونکہ جس صورت میں اُس نے خُود ہی آزمائش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کرسکتا ہے جِن کی آزمائش ہوتی ہے۔" (عبرانیوں ۲:۱۷-۱۸)۔

پس چونکہ وہ "مُجسم خُدا" ہے (۱۔ تیمتھیس ۳:۱۶)، اور اس زندگی کی تمام تکالیف اور آزمائشوں سے گزرا ہے، وہ ہمیں خوب جانتا ہے اور ہماری تمام بدلتی حالتوں کو سمجھتا ہے۔ عبرانیوں ۴: ۱۴-۱۵ بھی کس قدر قیمتی ہے: "پس جب ہمارا ایک ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گزر گیا یعنی خُدا کا بیٹا یسوع، تو آؤ ہم اپنے اقرار پر قائم رہیں۔ کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں سے ہمدرد نہ ہو سکے، بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا، تو بھی بے گناہ رہا۔"

میرے عزیز، یہ میرے لیے نہایت قیمتی ہے، واقعی قیمتی یہ مبارک سچائی کہ میں، لی رائے شیلٹن جونیئر، ایک عظیم سردار کاہن رکھتا ہوں؛ ایک ایسا درمیانی جو جانتا ہے، خیال رکھتا ہے، سمجھتا ہے اور میری نگرانی کرتا ہے! مَیں، جو خُدا کے تمام بچوں میں سب سے حقیر ہوں، لیکن میرے ہمراہ ایک ایسی ذات ہے رکھتا ہوں جو میری پرواہ کرتی ہے! ایک ایسی ذات جو مجھے سمجھتی ہے یعنی یسوع ناصری، خُدا کا مسیح جو میری خاطر شفاعت کرنے کے لیے آسمانوں میں داخل ہو چکا ہے۔

دیکھو، اے میرے عزیز دوست، وہ میرے بیٹھنے اور اٹھنے کو جانتا ہے؛ وہ میرے خیالات کو دُور ہی سے پہچانتا ہے؛ وہ میری تمام راہوں سے واقف ہے؛ وہ میری کمزوریوں سے متاثر ہوتا ہے؛ وہ میرے لیے دعا

کرتا ہے کہ میرا ایمان ختم نہ ہو۔ وہ میری دعاؤں اور درخواستوں کو قبول کرتا ہے اور اُنہیں باپ کے حضور میری خاطر اپنی ہی دعا کے طور پر پیش کرتا ہے جب مَیں آزمائش میں پڑتا ہوں تو وہ میری مدد کو دوڑ آتا ہے؛

وہ مجھے اُس قوت کے ذریعے سنبھالے رکھتا ہے جو وہ اپنے روح کے وسیلہ سے مجھے بخشتا ہے۔ یہ فضل پر فضل ہے کہ وہ میرے لیے ایسا کرے، کیونکہ اُس نے مجھ سے محبت کی اور اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا! لیکن اگر وہ خُدا نہ ہوتا تو وہ اپنی ہی شریعت کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ اگر وہ خُدا نہ ہوتا تو وہ اپنی ہی عدالت اور پاکیزگی کو تسکین نہ دے سکتا تھا، اور یوں وہ اس قابل نہ ہوتا کہ مجھ جیسے جہنم کے لائق گنہگار کو راست ٹھہرائے، اور مجھے اپنی حضوری میں اُس بنیاد پر لے آئے جو اُس نے خود میرے لیے اپنی موت، تدفین، قیامت، اور پردے کے اندر جاری اپنی شفاعت کے وسیلہ سے، مہیا کی۔

"پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔" (عبرانیوں ۴:۱۶)۔ وہ ہمیں دور رہنے کا نہیں کہتا بلکہ دلیری سے آنے کا حکم دیتا ہے، کیونکہ جس تخت پر وہ اب بیٹھا ہے وہ اب اُس کے لوگوں کے لیے عدالت کا تخت نہیں رہا بلکہ فضل کا تخت ہے؛ وہ رحم کا تخت بن چکا ہے۔ اور وہی بات وہ کہتا ہے فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔

اور مَیں کہتا ہوں، اے عزیز دوست، فضل ایک کیسا عظیم لفظ ہے! خُدا کا حیرت انگیز، بے مثال، قادرِ مطلق فضل۔ کیا تم جانتے ہو اس کا مطلب کیا ہے؟ فضل کا مطلب یہ ہے کہ میں کسی چیز کا مستحق نہ تھا، لیکن مسیح میں مجھے اپنے تمام گناہوں کی مفت معافی عطا کی گئی۔ فضل کا مطلب یہ ہے کہ میں، جو جہنم کا مستحق گنہگار تھا، خُداوند یسوع مسیح میں مجھے سب کچھ مفت دیا گیا۔ دیکھو، میں جہنم کا مستحق تھا؛ لیکن فضل کا مطلب یہ ہے کہ مجھے آسمان عطا کیا گیا، کیونکہ صلیب پر مسیح نے میری جگہ اپنی آزاد مرضی کی محبت کی قربانی پیش کی۔ مَیں عدالت اور غضب کا مستحق تھا، لیکن فضل کا مطلب یہ ہے کہ میرے تمام گناہوں سے مجھے مفت بَری کر دیا گیا، کیونکہ مسیح آسمان کی بلندیوں کو چھوڑ کر زمین کی پستیوں میں آیا، یسوع ناصری کی ذات میں؛ اور جب وہ آیا تو اُس نے میری ضرورت کو جانا اور اُسے پورا کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ میں خود کو گناہ کی قبر اور جہنم ہی سے نہیں بچا

سکتا تھا،وہ آیا اور اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا، تا کہ اُس کے فضل، اُس کے خون، اور اُس کی قدرت کے وسیلہ سے مَیں نجات پاؤں۔ اور مجھے نجات دے کر اُس نے مجھے آزاد کیا کہ میں اُس کے ساتھ رہوں، اُس جیسا بنوں، اور راستبازی اور حقیقی پاکیزگی کے راستہ پر اپنی ساری زندگی چلتا رہوں جب تک وہ مجھے اپنے پاس نہ لے جائے۔

اور اُس نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے کبھی نہ چھوڑے گا۔ وہ مجھے کبھی دوبارہ شیطان کے حوالے نہ کرے گا، کیونکہ میں تاریکی کے اختیار اور شیطان کی بادشاہی کی قُدرت سے چُھڑایا گیا ہوُں، اور خُدا کے پیارے بیٹے کی بادشاہی میں داخل کر کیا گیا ہُوں، اِس لیے میں ہمیشہ کے لیے اُس کی بانہوں میں رہوں گا اور وُہ مجھے سنبھالے رکھے گا۔

وُہ مجھے آخری دن تک تھامے رکھے گا، اور پھر مجھے زندہ کر کے اُس نئے بدن میں اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ چلنے کے لیے اُٹھائے گا۔ میں کہتا ہوں، یہی فضل کا مطلب ہے! کیا تم اس فضل کو جانتے ہو؟ اے عزیزو! ہمیں کیسا عظیم پیغام سونپا گیا ہے کہ ہم منادی کریں!" دلیری سے آؤ۔" "بغیر روپے اور بغیر قیمت کے آؤ۔" "آؤ، کیونکہ سب کچھ تیار ہے۔" "آؤ، کیونکہ سب کچھ پورا ہو چکا ہے،" "کیونکہ خُدا اپنی ہی قربانی سے مطمئن ہو چکا ہے"۔ اُس کا عدالت کا تخت فضل کا تخت بن چکا ہے! کیا تم آؤ گے؟

ہمارے پاس کیسا شاندار انجیل کا پیغام ہے: کہ یہ خُدا–انسان گنہگاروں کو قبول کرتا ہے! وہ کسی کو رَدّ نہیں کرتا، کیونکہ جنہیں باپ نے اُسے دیا ہے وہ سب اُس کے پاس آئیں گے، اور جو کوئی مسیح کے پاس آتا ہے، وہ اُسے ہر گز خارج نہ کرے گا۔ میں کہتا ہوں، اپنے تمام گناہوں کے ساتھ آؤ؛ فضل کے اس تخت کے سامنے مسیح کے حضور اُن کا اقرار کرو۔ اگرچہ وہ ارغوانی ہوں، وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے جب وہ اُس کے قیمتی خون میں دھوئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ قرمز کی مانند سُرخ ہوں، اُس نے کہا ہے کہ وہ اُون کی مانند ہو جائیں گے جب وہ اپنے قیمتی خون کے ذریعے تمہیں تمہارے سب گناہوں سے پاک کرے گا۔ ایمان کے ساتھ آؤ، صرف مسیح ہی کی طرف نگاہ کرو، اُس پر بھروسا رکھو کہ وہ تمہیں بچائے گا، تمہیں قائم رکھے گا، اور آخر کار تمہیں گھر لے جائے گا۔ کیا تم یوحنا ۳:۱۶–۱۷ کے اِن مبارک الفاظ کو سنو گے؟

"کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کیونکہ خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اس لیے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے، بلکہ اس لیے کہ دُنیا اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔"

پس اے عزیز دوست، یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر میں آسمان کے خُدا سے محبت کرتا ہوں، اُس کی پرستش کرتا ہوں، اور اُس کی حمد کرتا ہوں۔ اُس کی اس فروتنی کے لیے کہ اُس نے انسانی جسم اختیار کیا، تاکہ میری ہی فطرت میں، بطور خُدا-انسان، وہ میری جگہ مَرے اور اپنے ہی قیمتی خون کے بہانے سے میرے سب گناہوں کی قیمت ادا کرے، وہ خون جو خُدا کا خون تھا۔ میں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ وہ قبر سے جی اُٹھا اور آسمانوں میں داخل ہوا اپنے انسانی، زندہ بدن میں میرے عظیم سردار کاہن کے طور پر، جہاں وہ میرے لیے شِفاعت کر رہا ہے جب تک میں یہاں نیچے اُس کی جلالی آمد کا انتظار کر رہا ہوں۔ اور اُس نے وعدہ کیا کہ وہ مجھے پھر کبھی شیطان کے حوالے نہ کرے گا؛ وہ مجھے تھامے رکھے گا، محفوظ رکھے گا، نجات دے گا، اور مجھ پر رحم کرے گا کیونکہ اُس نے گناہ اور ناپاکی کے لیے وہ چشمہ مہیا کیا ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس کا مطلب کیا ہے؟ "گناہ کے لیے" یعنی گناہ کی فطرت کے لیے؛ اُس نے وہ چشمہ دیا تاکہ میری گناہ آلود فطرت پاک ہو۔ اور پھر "ناپاکی کے لیے" تاکہ جب میں توبہ اور ایمان کے ساتھ اُس کے پاس لوٹتا ہوں، اُس پر یقین اور بھروسا رکھتا ہوں، تو وہ مجھے میرے روزمرہ کے گناہوں سے بھی پاک کرے۔

لیکن مَیں کہتا ہوں، یہ مبارک اُمید صرف میری ہی نہیں؛ یہ اُن سب کی اُمید ہے جو توبہ اور ایمان کے ساتھ اُس کے پاس آئے ہیں اور جنہوں نے اپنے سب گناہ اور فکریں اُس پر ڈال دی ہیں۔ یہی خُدا کے تمام ایماندار بچوں کی اُمید ہے، کیونکہ جنہیں وہ نجات دیتا ہے اُن سب کو وہ ایک ہی اُمید عطا کرتا ہے؛ اور وُہ اُمید ایک شخصیت میں لپٹی ہوئی ہے، اور وہ شخصیت خُداوند یسوع مسیح ہے، خُدا کا ازلی بیٹا۔

پس مَیں کہتا ہوں کہ بائبل یسوع ناصری، خُدا کے مسیح، کی الوہیت کے بارے میں جو کچھ کہتی ہے وہ سب سچ ہے۔ اور مَیں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ وہ میرا ہے؛ کیونکہ وہ میری اُمید ہے، وہ میری نجات ہے، وہ میری جلالی اُمید ہے، میرا سب کچھ۔ وہ میرا خُداوند ہے، میرا نجات دہندہ ہے، اور میرا فدیہ دینے والا ہے

بغیر آغاز یا اختتام کے،

ایمان کا موضوع، نہ کہ حواس کا؛

ابدیت کے زمانوں نے اسے چمکتا دیکھا؛

وہ ابدیت تک چمکتا رہے گا۔

جو سب تاجوں میں سے یہوواہ پہنتا ہے،

نجات اُس کا سب سے پیارا دعویٰ ہے؛

وہ اس مہربان آواز کو خوشی سے سنتا ہے،

اور "عِمانوئیل" کو اپنے نام کے طور پر قبول کرتا ہے۔

ولیم کوپر

اوہ شاندار لمحہ! یہ جلد آئے گا،

جب ہم گناہ اور اندھیروں سے آزاد ہوں گے،

تب ہم اُس خُدا کو دیکھیں گے جس نے انسان کے لیے جان دی،

اور اُس کی تعریف کریں گے، اِتنی کہ فرشتے بھی نہ کر سکیں۔

جان نیوٹن